

شروع کر دیا۔ دیکھو! شریعت کو اپنا سمجھتے ہیں۔ بدعتِ بدی قرار دیا۔ اٹھ کر رہے ہیں۔
 دین کو توحیدِ مشق نہ تو علم بنایا۔ نام نہاد سائنس دانوں نے اختراع کی خریدیں۔
 مغرض وہی ہے جس کے بدولت مذہبی دنیا میں وہ غدار بچا کر آج الاماشارہ ہر طبقہ
 کا نام و نشان کا انسان بنے ہو یا جو ان مذہب میں جوں و چرا کر شک و اہم وقت بن گیا۔

جب زمانہ کی آزاری ہے ان چھٹلا بدین و مذہب کو اتنا موقع دیا تو اسکول کے
 پیر و دل اور نام نہاد سولوں اور حکیموں اور جدید منکر ہمت خاں تھا پہلوں
 کے ادعائی پیر و دل کو کون روک سکتا تھا۔ اگرچہ کہ پیر و دل اپنا لکھ ڈالنا دھر
 گھسیٹنا طبع کرنا نہیں بات نہ کھیل ہے۔ ان لوگوں نے بغرض مذہبی دنیا طلبی
 نبوت و رسالت اور کم از کم محمد و حم الملک و صاحب ولایت بننے کیلئے
 سب فرہ چڑھ کر اسلام میں فتنہ کی بنیاد قائم کی اور اس اصول قائم کے جن پر مجبوری
 حقیقت ہے ہی کار بند ہو سکتا ہے جو خلقِ غلامی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سے نکل کر ان ملاؤں کا امتی ہے دہشتہ اللہ علیہ اور جو مسلمان اولیٰ کی نہ تھے
 اور پیر و دل کو کفر کا توشی چڑھ دیا۔ اور ایک منکر کہ فیکلٹی کی قائم کر کے اسکا پیٹنٹ
 لے لیا یہ تو قرار دیا۔

اب کیا تھا جن دشمنانِ دین نے یحییٰ کی توحید گائی تھی۔ سحراتِ نبوت کو سمیریم
 کیا تھا۔ جن دفرشتہ سے انکار کیا تھا۔ جنت و دوزخ کو خیال محض بتایا تھا۔ یہ
 دیکھ کر کہ اسلام کی نیکی اب بھی حاصل ہے ملاؤں کا ساتھ خوب کام چلیگا موافق

مصلحت۔ مثلاً تمام حقایق ایمان اور احادیث انسانی و غیرہ جیسے مثلاً اشرف علی تھانوی کہ جب قرآن نے دیا
 کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا اله الا الله، اشرف علی رسول اللہ اور بجا کر وہ دشریف اللہ صلی علیہ وسلم تا دہرے
 و بنیدنا و شامعنا و کون سورہ فاتحہ میں من سے کلام کیا کہ کیا سب سے توحید اور کائنات و تقدیر یہ سب تھی کہ
 جسکی طرف ہم توجہ نہ ہو تو حقایق صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکی اسکا کافی ہو کہ متبع سنت ہے اور امت میں ہوں
 لہذا سوال کوئی کہ حرج نہیں و احیاء باقیہ تعالیٰ عنہ ۱۷ مسد لا یغنی عنک مصداقہ ۱۲

مذہبی کی لاجتہادیت

ابو جعفر محمد بن اسماعیل بن عساکر

انکس اہل واحدہ سب ہم زبان ہو گئے اور تیر و سو برس کی اوکھڑی ہوئی کھڑی بنیاد
 وزارتِ اندرون کو قائم کر کے محرمی طاقت سے مسلمانوں کے دین پر حملہ کر دیا۔ سہ
 سال ایک شوریدہ بارگاہی پر روزہ کے کہہ رہا تھا
 کہ سارے بخاری و دیوبندی بنائے ملت مٹا رہے ہیں
 اب حضراتِ علماءِ اہل سنت و جماعت دامت برکاتہم کو جب ممانعت کی حاجت پڑی تو
 وہ فاروقی و ذوالفقار حیدری کے حیدر میں بذریعہ سیفِ ظہم اہل سنت کے خلائقوں کی
 خوب گزراں زدنی فرمائی۔ یہ پتلیج پر پتلیج دینے اور دعوتِ مہر و دعوتِ دی کی محبت و
 حوصلہ ہو تو میدان میں آئے کچھ جگہ پر تو مشہد دکھانے اور دیکھو کہ مسلمانوں کو عسکر کا
 کہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی اہل سنت سے تم نے کیسی کیسی خلائقوں کا ارتکاب کیا ہے
 بحمد اللہ تعالیٰ اس حق و صداقت کے آوازہ کیسا ہے کون ٹھہر سکے؟ اسٹیمپل کے
 ذرائع سے آج کل کیا تو بہ بنگر اور دیوبندیت شہر میں سبکو موت آگئی کتنی ہر کر
 مٹی میں لگے جو ہیں انکا بھی یہی حشر رکھا ہوا ہے۔
 ہندوستان کے چپے چپے میں بلکہ شرق سے غرب تک اونکی خلائقوں کو ظاہر فرما کر
 آفتابِ حقانیت کو روشن تر فرما دیا۔ اور اب کوئی امر ایسا نہ رہ گیا جسکو موقوف علیہ
 فرض تبلیغ کہا جاسکے۔ قصاصیت شریفہ و اشتہارات مبارکہ و مواظپ حسمہ کی
 بدولت ہر سلمان اپنی مذہبی حقانیت سے واقف ہو گیا۔

یہاں تک کہ ان کے
 دین پر حملہ کر دیا۔

یہاں تک کہ ان کے
 دین پر حملہ کر دیا۔

محکمہ کفار تشریش نے جو مجلس شوریٰ اس لیے قائم کی تھی کہ انڈیا سانی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی تائید کر کے اس کا نام والا بدعت قرار دے اور اس کا صدر المجلس ملعون تھا جو شیخ بخاری کے قاتل تھا۔ ۱۲
 سہ ماہ دیکھو رسالہ مبارکہ فخر الدین الطیب وغیرہ ۱۲
 سہ ماہ میں کوئی رہا کسی مسلمان کو کچھ ٹھہرے تو سبکہ لکھ کر حسبِ بل مقامات کو اطلاع دے۔ فوراً اس
 مسئلہ کے متعلق ایک ایک مہسوطہ سالہ جلا آگیا۔ کلکتہ دکر لائٹس ٹریڈر اور ان کے اصلاح عقائد
 بالنس برقی محمد مودودی اہل مطیع اہل سنت و جماعت ۱۳

عقبن بغین بلکہ دشمنان دین و ایمان کو بھی جیوراً اسلام کی حقانیت کا قرا کرنا
 اکھنڈ (غیر ٹھوس) دیکھو جن کے نام نے دھڑکھڑایا تھا کہ مخالفانہ حضور سید عالم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کرکشی میں تلگے (دیکھو تقویت الایمان صفحہ مطبعہ نو کشور لکھنؤ) اولیٰ کی
 استیصال کو کہنا چاہا کہ حضور حیات الہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن مرتدین کا کدھب
 الہی بالفعل مانتے والیکوناقابل طاعت شہر یا تھا اولیٰ کے حلقہ بگوشوں کو اس سے
 انکار کرنا چاہا جن کفر نے علم نبی کریم علیہ التوہد والتسلیم کو شنی علم حجابین و سبا تم مانا تھا
 شیطان کے علم سے گھٹایا تھا اولیٰ کو تو میں دربار رسالت کو کفر گھٹایا وغیرہ وغیرہ۔
 یہ سب سچا تھا تیرے کی روشن دلیل اور یہ سب سچا علم ہے حق کی روشنی مثال کہ دیتا
 ہے اپنی گہری نگاہ سے بھی کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

مگر اس کو کیا کچھ کہہ اپنے جھوٹے خدا کے جھوٹے بندوں کو ایمان نصیب نہ ہوا۔ یہ
 نہ کہا کہ ہم تو یہ کرتے ہیں۔ کہا تو یہ کہا کہ ہم نے کبھی ایسا کہا نہیں۔ اور ظاہر کہ یہ سفید
 جھوٹ ہو کہتا ہیں مطبوعہ موجود ہیں عبارتیں لکھی ہوئی ہیں اشاعت اولیٰ کی ہو رہی
 ہے مرنے والے کو اسکی تعلیم دیتا ہے مگر پھر بھی یہی کہنا کہ ہم نے کچھ نہیں کہا۔ بدلتی
 و حوالہ کیساتھ بدترین کر و فریب ہے۔

بہر حال المحدث نے آفتاب سے زیادہ روشن کر دیا کہ عقائد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 اعداد دین کو تسلیم ہے۔ لیکن قسمت کا لکھا نہ طائفہ تالفہ دایمہ دیندہ یہ کو تو یہ تعلیم

۱۵ اس پر کہ سالہ میں بعض اہل عرب کو دستخط غلامی لکھ کر دیے ہیں وہ بھی غلامی اور میں تسلیم کرتے ہیں۔ آفتاب
 کوئی لوگ کی یہ ان ہندو اور کوٹھ و محوس ہوتا ہے جو ہر سال کا نام محمد رکھتا ہے اپنی ایک مسلم اکثریت میں
 عطا کیے دیندے دینوں پر دعویٰ کرتا ہے جسے مقابل محمد کہہ کر دیا گیا ہے۔ میں کی تلو اور کہاں اس
 زمانہ کی سند کافی رنگ آلود چوٹی بلکہ خاکی ہم کی کہہ کر کہاں عرب کی آزاد و بافقہ اور کہاں ہند کی کفری تلو اور
 ہر کوہ کا اکثر میں کی چوٹی بلکہ خاکی ہر کوہ کی چوٹی بلکہ خاکی ہر کوہ کی چوٹی بلکہ خاکی ہر کوہ کی چوٹی بلکہ خاکی
 بلکہ میں کوٹھ اور غلامی کے ہیں جو کہ ۱۵۰۰ دیکھو خط الایمان شرف علی تہذیبی ۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

۱۲۰۰ لکھو ہر اہل طائفہ

کفر سے قیامتکار۔ تہمت ایسا تہمکاری و فریب کاری۔

کہیں نہیں جانتا کہ اگر ثبوت کامل سرفہ کا گذر ہو چکا ہو تو زید سارق کا اوس سے انکار کرنا
 اور آیات قرآنیہ سے نہایت سرفہ سرفہ سارق بیان کرنا نہ اوس جرم سے اوس کو
 بری کرنا ہے نہ اس سے منرا حاف ہونے سے بلکہ توبہ نکرے تو حد شرعی کے سوا اور
 قیامت کا مستحق ہے اس عام فہم اور روشن مثال سے ظاہر ہو گیا کہ الحمد للہ مجموعہ علم
 تکذبیات ہے جسکو وافق "برعکس محمد نام فرنگی کا فور" تمام تصدیقیات مشہور
 دیا ہے۔ کوئی انبیٹھوی جی رہتا تو ای جی اور جمیع تصدیقین تکذبیات تحریریں الوں حل
 تحریرات سے پہلے کہ تم یہ تقلید شخصی کی مخالفت کو کیا کیجے برا کیجے نہ۔ اور اپنے
 مجموعہ مشائخ کو مستند بناتے ہو اور تمہیں اتنی خبر نہیں کہ تمہارا امام وہلوی تفسیر العنبرین
 میں لکھتا ہے: لیت تشری کیف یحوز القراءہ تقلید شخص معین مع تمسک
 الرجوع الی الودایات المتقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الی
 علی خلاف قول الامام المذہب فان امر یوثق قول امامہ علیہ شامۃ من الشر
 سرچیمہ میں کسی جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کیلئے رہا کیونکر جائز ہوگا جبکہ اپنے
 امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پاسکے اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑنا نہیں
 شرک کا میل ہے۔

مقلدین ائمہ کرام سے باریسین گفتگو سے العجب من العجوب لا ینفخون مثل هذا الذباج بل ینفخون تاؤ کہ خدا حق ہذا الآیہ فی جوابہم و کیف اخاف ما اشرکتہ ولا تخافون انما لا تدریون ترجمہ اور تعجب کہ لوگ خود کو اس اعلیٰ ستہ طہرتے نہیں بلکہ اوس کے پیچھے طہرتے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ کہ آپت اور ان کے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اوس جیسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں کہتے کہ تم نے اور ونگواشد

۱۳۰۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

[illegible][illegible]

کا شریک بنایا۔ اس لیے ابو لؤلؤہ الحنفی میں ان کا نام خود لکھ گئے کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں (واللہ اعلم) یہ جس غلط ہے اب تمہارے منہ سے تمہارا نام استعمال ہوا ہے وہابی ہوا یا نہیں اور اسے مانکر تم بھی وہابی ہو گئے اس میں اور اس کی تصدیق مثل بکر و زنی و صراطنا مستقیم و تنویر العیون و تقریر الایمان و وہابی کی کتابیں میں یا نہیں؟ ان کتابوں کو مثل قرآن سمجھنے والے و شوالہ العمل بنانے والے تعریف کرنے والے اچھا بنانے والے جمیع اصناف و اکابر وہابیہ و دیوبندیہ وہابی ہو گئے یا نہیں؟ کہو ہو گئے اور ضرور ہو گئے یہ بھڑکائی ان ثمرہ واول سے یہ بھی یو جھٹکے کہ تم تو حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عقیدہ حق کہتے ہو کیا اس کو چھپاتے ہو کہ تمہارا نام وہابی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رافضی اور کر کے لکھتا ہے کہ نبی میں بھی ایک دن مکرہ مٹی نہیں ملے والا ہوں (تقریر الایمان) منہ مطیع تو لکھو (اوس کے حامی اوس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہ تو اسکا افتراء ہے یہاں الحنفیہ میں اس بحث کو دیکھو کہ کسی نے ہمارے مسلح سے عقیدہ حق حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی۔

ابو لؤلؤہ اب وہابی کی مابت و شیخت کہتے ہو جانسور زنی ہو گئی ہے یا دنیا کو فریاد ہے ہوا ان دیوبندیوں اٹھند میں اپنے شجرہ و ابن عبدالوہاب کے خارج کر کے کوشش کی ہے کہ جب ہم سوا دوس کوئی تعلق و رشتہ نہیں ہے تو بھوکہ وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس مکاری میں گستاخی اچھی کے اس قول پر پروردگار اللہ ہے کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی

ابو لؤلؤہ الحنفی

کے طور پر وہابی ہیں۔
انجیل و زنی کے آثار و لہجہ

وہابی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا توکل و تکیا

مسلم الحنفیہ میں یہ کہ غیر مقلدین ہی کو وہابی کہتے ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں یہ کہ ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں یہ بھی میں لیتا ہوں اس لیے مکرر و مکرر اذکار و تکرار ۱۲

بلکہ یہ ابن عبدالوہاب جسکی مباحی کیا رہی ہے وہ بڑا عسکری و شامی تھی نے اپنے زمانے کے باغیوں میں شہر کیا ہے اور اس کی مذہبی اعداوت کی تفصیل کی ہے اوس کا حال معلوم کرنا ہو تو صلیف الایمان حضرت صلیف الدین سلیمان رشتہ افضل رسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دیکھو۔ ۱۲

لوگ مستثنیٰ ہیں غیر لغت گھر کی سب سے کم انچہ خواہ تم ترکمن انچہ خواہ ستمی۔
 غرض احمد میں حیرت اور انکار واقعہ وہ بھی بے معنی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔
 اور یہ کہیں کیا گیا؟ تاکہ حق کا علم حق سجادہ تعالیٰ زبان اعدا سے کرا دیں فان
 الحق یصلو ولا یعلیٰ والمحمد والعلی الاعلیٰ بات دور جا پڑی۔ کہنا یہ ہے کہ مشرک
 فیکلری کی کارگزاریوں سے ہندوستان کے اکثر مقامات میں سے نئے نئے فتنے اور سوکڑے
 ٹکڑے رہتی ہیں اور باوجود ملت برزولت اور ٹھکانے کے تو یہ سب کی بوجہ گردن اور ٹھکانے سے
 باز نہیں آتی۔ اگرچہ فرق تو یہ سب پر خطیں سینٹ کی بدولت ایک شعر بھی پاتی رہا
 وان مکان قدس الشیخ۔

تقریباً دو سال کی بات ہے کہ صدر بیمار کے مشہور شہر کھیا گلپور میں اعلیٰ حضرت مجددی و
 مرشدی دامت برکاتہم بسبب اصرار ہم خادم سلسلہ علیہ شرفہ کے رفیق افروز پوری
 مسلمانان شہر نے متعدد جلسے وعظ و میلاد شریف کے اپنی مخلصانہ اہتمام سے
 نہایت شان و شوکت و کئے اور بکات کلمات طیبات سے مالا مال ہوئے۔

ان مراخط حضرت میں جابجا طائفہ تالفہ و ہایہ و کیونکہ کا ذکر آجاتا تھا اور پیغام
 نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں تک پہنچایا جاتا تھا کہ کیونکہ فی اخر الزمان
 حبالون کذابون یا تو نکاح من الاحادیث بما لم یسمعوا انتم ولا آیاء کذا یا کلمہ
 دایا احمد لا یصلو نکمہ ولا یفتنوکمہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ مکار چھوٹے پیدا ہوں گے
 جو تم کو ایسی نئی نئی باتیں گے جنکو نہ تم نے کبھی سنا نہ تمہارے باپ وادانہ
 تو ان سے دور ہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں
 کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔ رواہ مسلم عن ابی جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عند آمدن الی یومئذ نا اسو بل عتاج شہوان اور غرہ تیار ہوں گے کہ کو ایسے علم کو گھانا مچا دیں کہ تم سے
 تم کو تیار نہ ہوتے کہ انکار انحراف غلط کو مٹا دیں گی نئی آس کی آس میں فریبہ کہیں نہیں رہا

حق کا بل بال ہے

میں ان پر

دائیں پر علم کو مچا جا چکیں

نہایت کو مچا دیا گیا

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل اخوة الحديث اور طائفة کی
 نئی نئی کار گزاریاں اور ان کے تصانیف مطبوعہ سے پڑھ کر مسلمانوں کے سبائی
 گئیں جس سے تقریباً تمام مسلمانوں نے نفرت ظاہر کی اور عقائد و باہمیہ دیوبندیہ
 بناد مانگی۔

مقام دیوبند میں مولانا ابوالحسن علی

اس بارہ حقانیت ترقی کو دیکھ کر بعض وہ طلبہ عیسائی جو مخالفت و کلمہ الہی کی اینجیئر
 میں تھیں گھبراؤ گئے اور یا قسینہ المدد دیکھ کر اپنے پیر مولوی محمد علی صاحب
 کاغذی سائق یاظم ندوہ کو مہنگیر سے طلب کیا۔ مولوی صاحب سے حواریت میں جس
 مولوی محمد علی اللطیف و حکیم غفیر حسین خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں ان کے
 مسلمانوں نے حق پرست مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی و جناب
 مولانا امجد علی صاحب اعظمی کو بھی تکلیف دی یہ حضرات تشریف فرما ہوئے
 منجانب مسلمانان شہر ہر دو فریق کو چیلنج مناظرہ و آگیا علیہما کر اہم اہل اسلام
 تحریری و محلی اور طایان و باہمیہ دیوبندیہ نے ربانی شرکت طلبہ مناظرہ و بعد
 کیا۔ علماء اسلام مقام مناظرہ مسجد شریفہ پارس پور وقت پچھلے تشریف لے گئے۔
 وہاں بیرون دیکھا کہ اب سارا کیا و ہوا غیا میں بڑا ہوتا سہہ یا دیوبند الغیاب
 کہ کھینچ اور کھینچ اور سب انسپیکٹر صاحب کو برادر ہم کہہ کر جان بچا سنے کی
 کوشش کی اور وقت سب انسپیکٹر صاحب کو بھی وہاں بیرون کی بے مانگی پر ہم آئے

مولوی محمد علی صاحب مراد آبادی

مقام دیوبند

دیوبند میں

بعد اسی سال راجستان آفریقا واقعہ کہ تیرہ رب ندوہ میں تہنا جو گراوا اٹھتی ہے سے براہ حق طوع کی مدت
 کے متعلق سوال کیا وہ جواب عاجز ہو گیا۔ سارا لٹکا اور ملا ہوا اس ہو کر غرض اٹھانے دیوبند میں۔ سارا ہوا
 علی کو تہنا ہوا۔ علیہ انکا فضل و کمال عرب القل ہے طبع اہلسنت جماعت بریلی آید ہی کے برابر ہوا ہے۔
 دیوبند میں فروغی نے ایک تہنا میں کچھ کتب فروش لکھ کر اپنے نزدیک ٹری بات کالی تہی اگر ہم اوکو نوہ بچتے تو
 بچو کتب فروش مدینہ دیوبند و اصغر حدین کر نہیں بلکہ مولوی محمدی صاحب کا وہ خط و زنج کر دیتے جو بنام
 محمد علی خان صاحب نیرض کتب فروش بھیجا تھا اور خود مارا دیا ہوا تھا کیا گیا جو دیکھ کر محمد علی خان کو دیکھا گئے

اساتذہ کرام مولانا ابوالحسن علی

سب سے زیادہ دلچسپ قابل تذکرہ علم یہ ہے کہ غیر مقلدین دنیا چہرہ کو جو ہریت بہ مقابلہ
ایسٹ جماعت چند سال پہلے ہوئی تھی اس کی مرثیہ خالی بھی کی گئی تھی اس کا مظاہرہ کر
وہاں یہ دیوبندی بعض کھیلے بعض چھپے ڈھکے غیر مقلد ہیں اور مسلمانوں کو فریب اور دہوکہ
دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بھگلیو میں باوجود متحدہ کوششوں کے مگر محمد علی صاحب کی
نا کامیابی ایسی تھی جسکو وہ کبھی فراموش کر سکیں مفتی جی گالیوں پر لاتر سے حکم تھی کی
بغضیں چھٹے لگیں ملا جی اپنی جدید قائم کردہ خانقاہ کو واپس لے گئے ہندو ات
کا ذہن کے ذریعہ اپنی نا کامیابی کو کامیابی اور قرار کو شاندار بنائیں ٹری کوشش کی۔
مگر سب سے موثر ثابت ہوئیں۔ عقائد دیوبندیہ کو عمدہ لفظوں میں بیان کر کے مرثیہ لکھا مینا
جاہا اولیاء کبار پر عقائد خبیثہ کا الزام لگایا۔ شیطانی دنیا کو حجت میں پیش کیا مگر سب سے
اب کریم کیا کریں پردہ کھلیا ضلالت روشن ہو گئی ناچار دارالاندوہ میں طے پایا کہ
دوسری دور میں کہہ آئے غم خواہ خواہ خیال پردہ داری کچھ دھڑکے بیٹھو چنانچہ
چھ لفر کے سر پر یہ برکھارو تحریر جو اب پر نکرو ہوئی بھیجی گئی ہے اگرچہ ہم نہیں کہتے کہ
یہ تحریر ملا جی ہو بلکہ صاحب تھی کی ہے مگر اس میں شک نہیں کہ انھیں کے مریدوں نے مستحق

۱۔ یہ مرثیہ غیر مقلدین کو بقابل حضرت خزاں المعانی دانا نادر کا فرمایا ہے الیاد ہی بخارہ نہیں حضرت
محدث صاحب تہذیب و سنن رسالہ مظلوم ہوئی تھی اور بعد سا فرہ بھگلیو پر حضرت نورث صاحب منہا دل
تشریف لینگے غیر مقلدین اس مرثیہ سے ذلیل ہو گئے ۲۔ اعمام ناخوالہ بغیر غلام و فضل و ادا ضلوا ۱۲۔
۳۔ یہ مرثیہ میں ایک کو بھی ہے جب ملا صاحب نظامت وہ کافی منفعہ حاصل کر چکے تھے اور وہ سے بیمار کبھی نہ بھر
کی اور میں سوچتا ہوں عہد کو بھی بنام خانقاہ حانیہ بنائی ہو اور میں متحدہ شادی کی بکھڑوب معلوم ہے کہ اب
میرزا فضل الرحمن صاحب مرحوم بنو کر مرزا آبادی کی اوائل میں یہ ہوتے تھے وہ یہ ہی معلوم ہے کہ حضرت مولانا رحمان علی
کے بھی اپنا خلیفہ نہیں کیا ہے کیونکہ کامریہ ان وصیت یافتگان و صاحبزادگان حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت
کا ہے اس کی وجہ سے ملا صاحب نے کسی کو مرید کرتے ہیں تو اس کو اپنے مرید کو حضرت مولانا کا ہاتھ قرار دے ہیں اور بخیر و من
پرانہ مریدوں بنانا نہیں لکھتے بلکہ ہدایات کو دیکھ کر جنوں ہی ہر منقولہ ملا صاحب کو باطل قلعی نرے سلیم نہیں کہ

نے اونھیں کے بھروسے اونھیں کی تعلیمات کی تائید کیلئے اونھیں کے خلاف مشا
ہونا جانکار و عجب نہیں کہ اونھیں کے حاشیہ نشینوں کی کہنے سے بلکہ خاص اونھیں کے
مشورے سے کبھی۔ لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میدان میں بلا جی کلام بہرہ
قدم ہے۔

بار جو اس کے کہ غلبہ حق کو یہ انھیں تحریر میں بدرجہ السنہ شرک میکسٹری کے
ہیڈ آفس دیوبند نے تسلیم کر لیا اور بار جو اس کے کہ خروج حق کا بل طبرہ ہو گیا اور
بار جو اس کو کہ رہا ہو گی یہ تحریر غیر معمولی جمالتوں سفاہتوں فریبوں سکاریوں پر
مشتمل ہے۔ پھر وہی اسلئے کہ ملا جی کی کوئی تنابہا مال نہ ہو اور جو صلہ دل ہی میں
رہ جائے نہ محض جواب و وضع جواب اقدس حضرت والا درجہ عالم السنہ تالیف عروق
شرک و ضلالت عالم جواب مولانا ابوالکلام سیّد محمد و صاحب اشرفی جیلانی مؤلف پھر جی
دام بالفضل النعمی نے جن محقق شمسو نہیں تیار فرما دیا چونکہ حضرت موصی ملاحظہ فرما
یں مہتمم علیہ ملا محمد علی صاحب مناجات الاسلام تھے آپ ہی کے مقابل مولانا دیوبند
مذہب سمریہ علیہ بدرجہ و درجہ مہاجر ہو کر اللہ تعالیٰ کو عالم بالفعل کہنے سے انکار کیا تھا آپ
ہی گفتگو کرتے وقت نصیحت چچا اسکول براری ضلع سوات پور سے فرمائی تھی کہ عبارتہ و طریقہ
کہ رسالہ اقدس اخیال رسول تعزیر کا و خرسہ بدرجہ کفر ہے اسی لئے کہ اس تحریر
سکر کرنی کیلئے آپ ہی رسالہ تحریر فرمایا۔ اتنا یاد ہے کہ رسالہ بقا ملا محمد علی صاحب
جب وہ ساکت ہو گئے تو کسی پر ہاسد جا کا کہ حقیقت یہ ظاہر ہے کہ گفتگو عقائد میں
نذر عطاری و منھاری میں اور ان کیلئے سکوت ہی مناسب غنیمت ہے۔

حاجہ خاکا اہلسنت و عجا

وہا علیہ الا البلاغ

محمد شہاب الدین

ابراہیم پور ضلع سوات پور

[illegible]

تعمیم اور تفصیل کے لئے غائب اور عیاں

موجود اور غائب

موجود اور غائب

موجود اور غائب

کلمات تعظیم نہ کہتے ہوں نہ اس کے عادی ہوں وہ اگر بضرورت فریاد میرا یہ سبب ہے
حق موعوب ہو کر درود شریف لکھیں اور قصد یا سہوا غلطی کریں تو کیا عمل تعجب سے
اس مسئلہ کو مشل لکھنا مجھے تو بہت حکم مشل کے نافذ کرنے کی جانب اشارہ وادارہ
کو سامان لکھنا تو اظہار واقعہ کیلئے ہر عروج جاو وہ جو سر پر چڑھنے کے بسے سبیل یعنی
صبر صابریہ ایک ہی ہیں جو متعدد ہیں باقی کچھ نفردہ عالمین مرکب کر ہیں تین آگے تین
پیچھے یا لگی اٹھنا کیا دشوار ہے یا موافق ظلمات بعضہا فوق بعض پے درپے پر
ظلمات حیالات ہیں مگر کیا نہیں سنا کہ اتقوا عن فراست المؤمن فانہ یبصر بنور اللہ
وہاں والوں کے فرست سے جو کہ وہ نور الہی سے دیکھتا ہے آخر ہادی نگاہیں دو
چاک کر کے ہوئے ظلمات کو ہٹاتے ہوئے کیسی پردہ نشیں پر پہنچ گئیں
بہر حال اگر مولیٰ محمد علی صاحب آپ یا آپ کے بھرہ سائیکے اتبع نے اپنی حیات
اس سبب پر سے دکھائی ہے تو تبھل بیٹھے اور اختیار ہے کہ خواہ جس عطار و مختار
اور اس کی سحر الہیہ و لا یدھاسدھا کو اپنے اس معاملہ وقف کا پیرو کار بنا کر بیٹھے
مگر جو لیے اپنے منہ سے لے لے ادا بتائے کہ کیا آپ افعی اورن قاہر عمر اضول اور
زبردست سوالو کے حیالات سے سکھ رہے ہو گویا جسے جو اس میں آج کل جی لیکر شریعتی

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سخاوتی بہت سادگت وصاوت عظیم الکیر ہے رہو بہتیرے اپنی فکر کو بہتیرے جو پہنچے و زندہ
 درگور بن گئے کیا واقعی آپ وقعات انسان اور غرض الدین الجید اور ظفر الدین علی
 صغیر مکتب اہلسنت و جماعت کی جواب لکھنے کو تیار ہوئے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ہم ہدایت
 زوردار لب و لہجہ میں آپ کو اس خیال پر استقامت کی ترغیب دلاتے ہیں اور کچھ دینے
 ہیں کہ نہ صرف آپ مع اسلحہ ہنگامی دایہ بند کی ہیں اتنی سادگت نہیں کہ ساہوکار
 کے تصانیف اہلسنت کا واقعی جواب دیکھ۔ خود دیکھ لیجئے کہ اگر کسی دہائی دایہ بند
 میں کچھ بھی بہت ہوتی تو آج بجائے جو ایسے کے ساہوکارہ رنگ میں نمودار ہوتے
 اس کو یاد رکھیے کہ اگر تحریری ... کا خدا خواستہ بیاد دہائی تخیل سے تو اب
 قلم ادا کیے تو پہلے اعتراضات قاہرہ سے سیکورشی کی فکر کیجئے ورنہ دوسرے جواب
 دینے و دیانتت تو نصیب اعداؤ اگر فرمائے تو عقل و اسامیت جواب دے
 باوجودیکہ بجائے تحریر جوابات کی بلکہ کام صرف نقل اعتراضات ہے اور تنزل
 باوجودیکہ ادا کیے حق ادا کو اس تھا کہ ہاں نہیں جواب میں لکھ دیا جائے مگر از انجا کہ
 مولوی محمد علی صاحب کی میزبانی کا خیال ہے پھر رنگ زمانہ شاید کہ اکثر لوگ
 سہواً بلکہ قصداً براہ تعلیم و تبلیغ نہایت فکر سے کام لیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اگرچہ
 اچانک مگر تقریباً ہر شعبہ مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے کہ سن بعد صرف اچل زمانہ خود
 جاہل پناہیچہ قولہ کے بعد اس تحریر دہائیہ دایہ بند کی عبارت اگرچہ مولوی محمد علی
 صاحب یا ان کے مریدوں پر عیب ہی کی جو اور اقوال کے بعد اس کا قیاس ہر ماہ
 مولوی محمد علی صاحب سے اپنی گزارش لکھتا ہوں۔ واپس ہوا سنوار گوش ہوش
 غرض جو طلبہ رسائل میں ساہوکار سے دایہ بند پر تفرق ہیں جن سے مولوی محمد علی صاحب مبالغہ
 جیادیتہ رقت امن پر نظر ڈالنا یا رسالہ میں جو کچھ لکھ پڑھتے رہے اس سے غرض ہوش کر جانا کہ کسی دہائی
 بات کو نہ اڑنا یہ مکاروں کا کام ہے اطلاع عرض ہے ۱۲

بعض کتب مانتا

دہائیوں
 لکھنے کی کا انداز

دایہ بند کا
 لکھنے کا انداز

سے سزا اور کچھ بھی ادا والی انہیں نیست ہو کر ہمیشہ کیلئے سزا پرست مہر سکوت ہو گا۔

وہو ہذا

قولہ سوالات مندرجہ ذیل کا جواب تفسیر کا نمبر دار عنایت فرمایا جاوے ہلکوں کو
مثلاً جواب طلب میں تردد ہے، دیکھ یہ بھی ارقام فرمایا جاوے کہ یہ سب مسائل ضروریات
دین کے یا نہیں اور بغیر اس عقیدہ رکھی اسلام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں بلکہ جواب کے
لئے خدمت والا میں ارسال ہے۔

اقول وبالله التوفیق وباء الوصول الى ذرى الحقيقة قطع لنكر اردو لکھنؤ کی خواہش
سے اور قطع نظر اس پر جو کسی سے کہ یہ لکھنؤ کہ یہ سب مسائل ضروریات دین کے
ہیں یا نہیں پھر سوال نمبر میں دہر گئی تاکہ "شامل بالاکیا ضروریات دین سے ہیں
اور قطع نظر اس حیثیت سے کہ اب تک اتنی خبر نہیں کہ جو مسائل ضروریات دین میں
اور یہ عقیدہ ترک کیا کفر ہے جیسی تو لکھنؤ ملا کہ اور بغیر اس عقیدہ رکھے اسلام قائم رہ سکتا
ہے یا نہیں۔ ان سب امور سے قطع نظر یہاں کہنا یہ ہے کہ اب تک ایسے احوال
سولیت آئی کو یا کسی تعلیم کے بدولت آپ کے مریدوں مقتداوں کو مسائل اعتقاد سے
میں تردد ہے۔ اور کون مسائل؟ الیاذہ تعالیٰ اولیٰ مسائل میں تردد ہے جن کے
ضروریات دین ہونے نہ ہوئے کو پوچھا جاتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب۔ یہ تو آپ کے مشہور کرون علم کے شایاں نہیں کہ آپ یا آپ کے
تعلیم یافتگان آج بھی نہ جانتے ہوں کہ فلاں عقیدہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں
ہیں تو ہر سب جملہ سچی سے یہ امر مستبعد نہیں کہ مسائل ضروریات دین پر
عقیدہ نہ ہو بلکہ ان میں تردد ہو کر کیا نہیں دیکھا کہ فقہ اکبر اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ
وشرح فقہ اکبر ملا علی قادی مطبع مفتی سید محمد علی صاحب علیک عقیدہ ضروریہ بیان
فرما کر فرمایا کہ جس نے اسکا انکار کیا اور حق فیہا ادا شک فیہا ادا ہوگا خدا اللہ تعالیٰ

دائریہ کی پوری کاپی
دائریہ کی پوری کاپی

ضروریات دین کو اعتقاد رکھنے
اور ان سے انکار نہ کرنا

یاجس نے اس میں توقف کیا یا اس میں شک کیا تو وہ کافر ہے۔

مسلمانوں! پیارے سنی بھائیو! اس عبارت کو دیکھو اور سمجھو کہ کیا صاف و صریح
آواز ہے کہ عقائد ضروریہ میں وہاں یہ وہاں یہ فرق نہیں کہ انکار بصورت تردید ہے۔ الہ
رسو کے امتیاز اور خطا بات کے عطا کنندگان کیا یہ یہ جانتے کہ یہ لکھ دیا
جائے کہ ان عقائد اسلام سے جاہل بلکہ اوس میں شر و بیکار اوس کامنکر جنوں و انبیاء
باللہ تعالیٰ منہ

میں سے ظاہر کہ اگرچہ مسلمانان عام نہ پتا گیا مگر بد مذہبی نہ چھپ سکی کیونکہ ضروریات
دین کیا ضروریات عقائد اہلسنت میں ہی تردید کرنے سے دامن اہل سنت بجات
بیرونہ تعالیٰ پاک ہے۔

قولانہ نماز، حج گناہ میں قصہ ملاحظہ وقت الحجاب پر صنیعہ خیالی کرنا ضروری
ہے یا نہیں۔ قول دتہ فیت الدن اقول۔ مولوی محمد علی صاحب اشنا تو آپ کی
بھی پسند نہ ہو گا کہ سید ہے سادہ عقل نہیں دنیا کو فریب نہ کر رہا ہی ولین کوئی
خوشش ہو رہا مگر ای اور اوچد بیت سے یہ دور نہیں کہ کفر و غیب فتنہ
تو شب کی پہلی نظر ہے۔

سنی بھائیو! دیکھو کہ آج سے پہلے اسی مسئلہ کو مولوی جی نے کن لفظ نہیں
ظاہر کیا تھا پھر جب اہلسنت و جماعت کے مشیر ائمہ نے ہوئے تو آج کیسی بدحواسی
چھائی ہوئی ہے۔ مگر احمد سد دہالی کہ وہاں یہوں کی ہندی جالوں کے مسلمان
واقف ہو چکے ہیں اور شجر خبیث نہایت کو سدا ہے گن چکے ہیں۔ جو اور گئے
ہے اور گئے۔

سب سے پہلے کفری بل بلطہ مستقیم و مہوی ۹۵ میں یہ ہے کہ صرف بہت دیکھ
شیخ و اشال آن از عظیم گو چنانہ رسالتا کہ باشت بدین امر تہ پد ترا

جو کہ کوئی نہ سمجھتا تھا

وہاں یہوں کی بدحواسی

استغراق و بصورت گاو و خر و دست کہ خیال آن بالتعلیم و اجلال بسود
و دل انسان می چسبید بخلاف خیال گاو و خر کہ ذالقدر چسبیدگی میبود و بالتعلیم
بلکه همان بود که تیسر و این تعلیم و اجلال غیر کہ در زبان طوطی و مقصود میشود بشر که می
کرند یعنی شاد می بیند و در دیگر بزرگان دین بلکه جناب رسالت صلی الله
تعالی علیه وسلم کا خیال کہیں زیادہ پراسہ گا کہ گدہ ہے کہ خیال میں دو بجائیے
کہ چونکہ سید عالم صلی الله تعالی علیه وسلم کا خیال عظمت کیسے گوارا گاو و خر کا خیال بظا
عظمت ہوگا۔

اور سید دہلوی تعلیم رسول کا دشمنی دیکھ نہیں سکا کہ مسلمانوں کے قلب غفلت
رسالت سے مالا مال ہوں۔ غرض ساری عداوت و تعظیم نبی کریم علیہ التحیۃ والتعلیم
سے ہی وحدۃ اللہ علی احمد اعزاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسلمانوں نے
اعتراض کیا تو کلمہ گویان دہلوی جی نے تاویلات کی کہ کی راہ دھونڈھی مسلمان
کہ پیش منہجی کی روٹی کھاتے والے بنکی آنکھوں پر دین و مذہب کی طرف سے
پر بی چھا گئی ہے ایسی نزدیکی برالطریق نکلتا ہوا کیا ہے کہ اس عبادت میں چند
الفاظ میں صرف ہمت۔ استغراق۔ خیال اور نہر ایک کو معنی جدا گانہ ہیں دہلوی
صرف ہمت بسوی شیخ و غیرہ کہہ کر اکتاہے جبکہ معنی ہیں گویا عبادت کرنا اور یہ اس
تعلیم پر اسے نہ بڑا کر کہا خیال رسول کو بڑا نہیں کہتا۔

کوئی ان آنکھوں ہوئے اندھے ہے کہ کیا سمجھ کر نہیں سوچتا کہ اس خرابی نظر
ہمت بسوی شیخ و غیرہ کی دلیل وہ فائدہ خراب و خور بیان کرتا ہے کہ "زیرا
کہ خیال آن بالتعلیم و اجلال بسوی اسے دل انسان می چسبید و سمجھ کہ ای
لفظ صرف ہمت کی جگہ لفظ خیال استعمال کرتا ہو اور مستند و الفاظ و عبارت
آرائی ہی دکھاتا ہے نہ کہ سنی میں جدائی دیکھ کہ وہ صراحتہ عظمت رسالت کی مخالفت

در کتب و خطبات سنی میں مذکور ہے

کتاب کتب اربعہ

کرتا ہے دیکھو کہ وہ شرک فروش تعظیم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرک
 کہتا ہے اور دیکھو کہ وہ... مغزوہ استغفر ارق در صورتہ گارو شرک و اچھا سمجھتا
 ہے جس میں ظہیر کو شمش کی شان پائی جاتی ہو دیکھو کہ جو رکعت تادل تیرے
 نزدیک تھی اعلیٰ و افضل گذشتی اور وہ بھی قمر بنی ہاشم کی - ایسی خواہ مخواہ کی
 سخن سازی و ساز و چوڑی ساز کا شیوہ ہے۔ بعض پیردان و صعلوی
 کہہ اوشکتے ہیں کہ یہ کلام اوس سے بقصد توہین نہیں بلکہ - گفتگو ایک داخل
 میں ہو کر یہ بناوٹ بھی اوسے ثابت ہوتی ہے نہ صلح العطار مافق
 اللہ ہر قصد قلب کلمات لسان سے ظاہر ہو گا تو کیا کوئی دہی اور تکی کہ فلان کا دلی
 ارادہ یہ تھا اور یہ سوت کلام بغرض توہین کو کس سے لازم کیا گیا خاص جب
 قرین اللہ رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گفتگو ہو تو توہین کرنا
 توہین ہے ورنہ باتوں باتوں جتنی گالیاں چاہو دیکر اللہ و رسول جل و علی و
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں شکر کا لاکر دینا میں سے ظاہر کہ عظمت الہیت
 در رسالت ان و بارہو کر نہیں چھوڑے گا۔ حضور کی بدگویی کو لہذا جانچو میں اوس طرح
 طرح کی خائیں نکالتے ہیں بشعار شریعت صلا تقدم الكلام في قتل القاصد
 بسبب الوجه الثاني لا حتى به في الجلاء ان يكون القاتل غير قاصد للسب
 والاعتداء ولا معتقد الله ولكن تكلم في جهته صلى الله تعالى عليه وسلم
 بكلمة الكفر واهو في جهته صلى الله تعالى عليه وسلم نقیصہ مثل ان یا
 بسبب من القول او قیل من الظلم وخرج من السبب في جهته صلى الله تعالى
 عليه وسلم وان تلمی بذلیل حاله انه لم یجد ذمہ ولم یقصد سبہ اما
 محرم اور بعض اسی کے سبب دلی سیادت میں ان کے جواب میں پیر مبارک زائد ہیں
 من اهلہ کی شہادت کافی ہے و علیہ السلام وہ حق بعد از صلح و محرم

تکلیف تالیف

دلیل و قیاس

دلیل و قیاس

دلیل و قیاس

دلیل و قیاس

لجوا لہ اذھوا و سکر اذ قلہ ضبط لسانہ اذ تھور فی کل امر محکم عذ احکم الوجہ الاول
 الفصل من دون التلک المخصر یعنی اس کا حال تو پہلے معلوم ہو چکا جو بالقصہ تنقیص
 شان اقدس سے کرے دوسری صورت اس بلکہ علی روشن و ظاہر یہ ہے کہ قائل
 تنقیص و تحقیر کا قصد کرے نہ اس کا مقصد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کے معاملہ میں ملکہ کفر اول اور سچے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً
 کوئی یہ اولی کا لفظ باری بات اور ایک طرح تنقیص بولے اگرچہ اس کے حال
 سے ظاہر ہو کہ اس سے مذمت و توہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھوٹا یا سچی میں
 بکدیا یا بات کہو میں بات رو کوئی کمی یا بیشی کی سے صادر ہوا اس صورت کا حکم ہی
 بعینہ پہلی صورت کا حکم ہے غرضاً قتل کیا جائے بلا توقف۔

اور انصاف نہ کہے تو اس عبارت ہمیشہ میں کسی صحیح دین کی گنجائش ہی
 نہیں کیا جناب مولوی صاحب! آپ ہیں اتنا کہو دیں گے کہ صرف ہمت بکے
 چہرہ ہمیشہ سدا نامراد و بد ہائے بنیاد و پیر و ملا اگرچہ مولوی جی بارت نہ پچھیں
 مرتبہ بدتر از استغراق در صورت خنجر زد خست نہیں نہیں آپ کیا آجا
 دیں گے آپ اور آپ کے اتباع نے محض طلب اجازت پر کہنے بل کہا ہے میں
 حرام غصہ جن کی طرح سر پر ہوا ہو گیا ہے اور یہ کیوں ہوا اس لیے کہ اپنی شخصیت
 دربار رسالت سے بڑھی چیز صی نفراقی ہے قاتلہم اللہ الی تو فکون۔

خود مولوی جی ان بناوٹوں تاویلوں سخن سازیوں کا ورہہ جلا گیا ہے۔
 کہتا ہے تقریرہ الامکان "یہ بات محض بجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے اولی
 کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے سچا اور سچی بولنے کی اور حکم
 میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگتا نہیں بولتا اس کے واسطے
 دوست آشنا نہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"

اب تالیفات کیلئے میں جھکنا ہے والوں کو کوئی کہہ کر خود دیکھو جی تمہاری ایک
 نہیں سنتا ہاں یہ کہہ سکتے ہو کہ بے ادبی باب اور بادشاہ کی ممنوع ہے کہ وہ
 با عظمت میں اور عظیم علم سے اللہ تعالیٰ میں سلطنت و بادشاہت کو پروردگار زیادہ بڑے
 بھائی بلکہ ایک معمولی بشر سے کم تعریف کے مستحق ہیں اور انکی عظمت سے شرک ہے
 لہذا وہاں شش بیزبانی میں کچھ حرج نہیں لعنہ اللہ علی اعداء رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

غرض جب تالیفات کا روزہ بند پایا تو سب کچھ تو جہنم کو چیر کر براہ مکاری
 اس پر کار ہے کہ خیال رسول تہذیبین جائز ہے یا نہیں جائز ہے بلکہ شرک ہے۔
 اس خیال سے کہ وہ دھوکہ داتا بخانا یا بد رسید حضرات علماء کرام اہلسنت و جماعت
 و امت برکات تم نے سمجھا دیا کہ جائز ہے عبادت کو اس سے جلا رہو جی ہے دیکھ
 کہ عرش کے مالک نے اپنی عبادت نماز میں التحیات پڑھنا واجب کیا اور اس
 میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدًا عبدًا ورسولہ

حتیٰ یقربہ الایمان جنتا دلیا و دنیا امام و امام زادہ پر و مشہد یعنی جنتہ اللہ کے مقرب بند ہیں
 وہ سب انسان ہی ہیں اور جنتیے عیار اور ہمارے بھائی مگر اولیٰ کو اصرار بڑائی دی وہ بڑے بھائی
 ہوئے دیکھو کہ بڑائی کچھ عمر کے سبب نہیں دیتا یا خانہ دانی بڑائی نہیں بیان کرتا بلکہ بحیثیت انسان
 ہر ایک کے بھائی اور بھائی کمالات تقرب و خصوصیات تقرب کے خواہیہ علیہم السلام کہ محال ہے بڑا
 بھائی کہتا ہے۔ اور یہ طبعی ہے پر ازین ظالمین جو کچھ مبارکی کی ہے اس کو نہیں ماننا۔ ۱۲۔
 جسے کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سوتی کہ رسولوں میں
 ہی وہ تفسیری کرد (تقریبہ الامان) اپنے حدیث نقل کی پھر ترجمہ کیا جس حضور نے اپنی نعمت میں
 صاف کر کے دی ہے کہ خود کہتے ہیں فرمایا ہے پھر نہ کہہ کر یہ مناد بچایا کہ بشر تو بشر اس سے ہی مختلف
 تعریف کر دیا اور اس کے طور پر معاذ اللہ نہ کہا جائے تحت آسمان علی اور اللہ سلام اللہ علیہ ۱۳۔

۱۴۔ صراط مستقیم کی عبارت سے ہی اسکا ثبوت گذرا اور تقریبہ الامان کی قوی ثبات ہے ۱۵۔
 لہذا نماز کی قیادت میں خواہ نماز انکی یا حالانکہ صراط مستقیم پر لفظ عبادت ہے جس میں نماز و تلاوت
 قرآن انسان ذکر طہر طہر شغل کی کہیں نہ ہی حضور کا خیال ہوا روز دہوی کے آگ لگی ۱۶۔

پڑھنا لازم کیا۔ کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی طرف خیال کر کے حکم نہیں ہوا۔ اور بیشک خیال رسول جب آئیگا باعظمت
جلال ہی آئیگا کہ اس جناب کو تصور پاک کو عظمت و جلال لازم بالبعث الاخر
ایک بار واپسی کو آتا کہ دنیا آسان ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی مہر اللہ شکر کہہ رہا ہے کہ
شرک اہل کے طور پر ایسا عامہ ہے سبھی جسکی تحقیق رسالہ مبارکہ الامن العلی کے
مطالعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ مگر چونکہ مسلمانوں کو ایسے کھلم فقول کے بعد فریب
دنیا آسان نہیں تھا لہذا سوچھی تو یہ سوچی کہ التحیات پڑھنا واجب سلام
عرض کرنا اور سرکار رسالت رکعت نماز میں نام لینا لازم ہے مگر یہ کہاں
تجارت کہ تصور رسول کرنا شرک نہیں ہے۔ ۹

ان عقل کے چلوں کو اتنا کون سوچھاتا کہ نماز میں جن چیزوں کے پڑھنے کا حکم
ہے وہ مجلوں کی پڑاؤ یا نکل کی بکواس نہیں ہے اس کے معنی پڑھ کرنا اس سے
متاثر ہونا مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ اور ان بدحوصلوں اور کج فہموں کو کون سمجھاتا
کہ تصور طریقین عقد قضیہ کیلئے شرط اور کم از کم شرط ضروری ہے۔ اور ان دین کے
دشمنوں کو کون بتاتا کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت آیات فصد یا یا ک فستوحین
کے گذارنے کی وقت احد نا الصراط المستقیم کی عرضی کے وقت کثرت اخلاص کی
ضرورت ہے۔ اور ان جاہلوں کو کون سکھاتا کہ تم التحیات کو کیا کہتے ہو خود
الحمد شریف میں شہم غلط اور شہد اور صد قضیہ و انبیا کے تصور کرنے کی
تعلیم ہے۔ پڑھو اصل نا الصراط المستقیم حمل خط الذین اتبعتم علیہم شیو
المشغب علیہم ولا الضالین یا اللہ تم کو سیدھے راستہ پر چلانا اور ان کا راستہ
جن پر توستے نفست فرمائی ہے نہ کہ گرفتار ان غصب اور گمراہوں کا راستہ۔
وہ شہم علیہم کون ہیں؟ قرآن کریم میں فرماتے ہیں من البینین و انصد یقین

والشہداء والصلحاء انبیاء ووصد تقیین و شہداء و صاحبین میں۔
 نہیں نہیں پہلے اہل الصراط المستقیم میں خیال ہی کریم علیہ تھیمة و التسلیم کی
 تعلیم خاص ہے۔ یہ میں خود نہیں کہتا دہلوی جی کہ امام جید محمد شیخ طریقت
 اور کے مدوح اور نزدیک صاحب وحی باطنی یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
 فتح النجیر مطبوع مصر ۹۹۵ھ کے متذکر ہیں الصراط المستقیم کتاب اللہ و قبل
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب اس صراط مستقیم کتاب اللہ ہے اور
 کہا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر و فاروق اعظم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

ابن کچھ جگر ہے ترکہو کہ اسے شاہ ولی اللہ صاحب آپ مشرک اور اکبر الکر
 اچھا جانکر تہذیب بنا کر تکمیل دہلوی مشرک اور اس کے مانتا امام بنا کر
 ہم سب اہل ایمان و دہلوی مشرک یہ ہے اقراری شرک کا بھاری پتھر کنگر
 العذاب و بعد اب الاخرة اکبر لو کا بوا یمنہون جب اس طرح کی پھر گشت و پاسبیوں کی
 طرف سے ہوتی تو باوجود قابل جواب ہو سکتے وہی دروغ و غلو را تا بخت کا کھانا
 کے علم را با سنت و جماعت و امت پر قائم ہے کہ مفرایا اور ثابت کر دکھایا کہ ان بان
 خاص النجیات میں وقت ہر حق سلام کے تصور پاک کا حاضر کرنا ہمارا مذہب ہے۔
 و یکم احیاء العلوم ج ۱ ص ۹۹ مطبوع لکھنؤ میں فرمایا۔ احضرو فی قلبک النبی صلی اللہ

ع علیہ السلام و وحی تشریفی و امام عصیم شاہ صاحب کو صراط مستقیم پر لکھا ہے کہ کسی غیر
 کہ لکھا گزرتا ہے نہ اس کے ایسے کو جو نہیں دلا میری بدیہ کی جانب سے مشرک صاحب یہ ہے کہ وہی
 ایسی باتیں شرک ہیں انکے پیچھے سب مشرک ہیں اگر شاہ ولی اللہ صاحب وحی تشریفی ہیں اور وہی
 حکم کتاب پر قسم کی باتیں ہوتی ہیں اولیٰ کے کلام میں یہ تشریحات سے ہے خدا جل جلالہ
 الا انشاہ ولی اللہ والوا یمنہون فی ان وصاحب کا دہلوی تکمیل لکھنؤی احادیثہ کل صلا عین
 حیدر نا و ما یذکر الا حوتیہ ابن عبد الرحمان ہوا

تعالیٰ علیہ وسلم و شخصہ الکرم و قل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ
ترجمہ اہمیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دلیس حاضر گزار حضور کی
صورت پاک کا تصور یا تذکرہ اور عرض کر السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و بركاتہ
میں (۱) امام شافعی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۵۔ سمعت سفیدی علیہما السلام
رحمۃ اللہ تعالیٰ یقول انما امر الشارح المصلی بالصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فی التہجد لیسۃ الفائدۃ فی جلد سیمہ میں یدی اللہ عزوجل
علی شہودہ لیسۃ فی کتاب الخضرۃ فانہ لا یفارق خضرۃ اللہ ابد ایضا طبروتہ
بالسلامہ شافعیہ۔

ترجمہ میں ہے اپنے شیخ و سرور علی خواص غمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے
نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر روز و سلام عرض کرینکا اسی کو حکم
دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کیساتھ بیٹھے ہیں انہیں آگاہ فرما دو
کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھیں اس لئے کہ حضور
کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس یا ملشا فہم خیر انکم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

ایک دہائی کو یہ کہتے کیا دیر لگی کہ سارے امرا اسلام واد لیا و کرام معاذ اللہ شریک
تھے ہذا سبیل دہلوی کے جہا مجد اور ان کے قبیلہ و کعبہ و حساب و حق
باطنی ہی کی سنو شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البانہ مطبع صدیقی ضلع

میں فرماتے ہیں تم اختیار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہجد
میں کہ و اذہا قائلہ قرآن و ربنا اللہ و اداء بعض حقوہ ترجمہ پھر اس کے بعد
اہمیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور ان کا ذکر پاک
یاد کرنے اور انکی رسالت کا اقرار ثابت کرنے اور ان کے حقوق سے

ایک ذرہ ادا کرنے کیلئے۔
 ہے کوئی دیوانی دیوبندی گنگوہی تانو توئی تھا توئی ایشھوی منگیری
 شیطان جیسی قیدی میں اتنا جگر کہ دل کرا کر کے کہہ دے کہ اے شاہ ولی ام
 صاحب جو خیال کہ بدترین خیال ہے اس کو بدلتی ذکر و اتق و رسالت کی لیل
 بتا کر چار سہ انگار رسالت کے راز کو فاش کر کے آپ کو ہونگے مشرک اور
 دہلوی جی آپ کو مسلمان سمجھ کر بلکہ قدوہ ارباب صفا و صاحب وحی کہہ کر خود
 مشرک ہو گیا۔ اور ہم اس دہلوی کے امتی بھی اسی بلا مشرک میں گرفتار ہو گئے
 یہ سب اقرار ہی شرک کا بال حسیل بھٹاڑ کن لک اعداب و لعداب الا خرة اکبر لو
 کا نو بیعتوں بعض جاہل اس موقع پر کہہ اوٹھتے ہیں کہ فقہ کی کوئی کتاب کھا
 اور تو کیا کہوں مگر ان جاہلوں کو شرح نہیں آتی کہ فتویٰ مشرک اسی بتے پر
 دیا تھا کہ فقہ میں یہ مسئلہ ان کے نزدیک نہیں ہے لہذا آنکھیں بند کر کے دیکھو
 کی نلاج میں ایسا اندیس ہے جو ہے کہ خود اوی کو مشرک کہنا پڑا۔ کوئی ان مسکاردوں
 کہہ کہ بحث ذہن لو ہوش سے کام لو جو مشرک ہو وہ فقہ ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ

ہے اگرچہ دیوانی شیطان کو مشرک اور بہت سمجھے جیسا کہ براہین تالیف میں اس پر زور دیا ہے یہ
 وہیوں کا کام ہے کہ ایک جگہ تو کسی یا تو شرک کہے دوسری جگہ اس کو ایمان کہتے ہیں۔ مثلاً منونہ
 ایک مثال حاضر کردی اسماعیل دہلوی توفیق الامان مشہور کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا آپ میرے پیر کے
 سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں (الی قول) البتہ پناہ میں رہے ایسی ہی
 باتوں سے۔ اور خود اصرار استہمیم کا ہے کہتا ہے از حد اس شدت تعلق قلب مست میر شد خود اعتقاد
 یعنی آں ملا نظر کر اس شخص ناموران نفس حشر حق واسطہ ہدایت دوست بلکہ عیشہ تعلق عشق
 ہوں میگور چنا کر کہے ازاں براہین غریبہ کہ اگر حق جل و علاہ بغیر کسبت مرشد من تجلی فرماید
 براہینہ مرا بار انصاف درکار نیست

یا تو سمجھے والا مشرک اور اہل بے خدا کی پناہ اور یا کہتے ہیں اے اکابر ہر جگہ میں ہے یہ کہ وہاں میں
 کی شریعت ہے گھر کی ہے دوسرا کہے مشرک اور خود کو کہیں کہتے مسلمان ہیں۔ تانو توئی
 ذہن رہی میں قال کرتا کرتے ہیں والا تانو میں کہہ کر اپنے نکاح گنگوہی دیکھا آف آں دین و نہ بہت

شُرک ہے۔ شرک و کفر بکثرت کلام میں جائزہ تفسیر میں بروانہ اصول میں حلال
نہ تعصبات میں مباح۔ تم تو خیال پاک کو شرک کہتے ہو اب شاہ ولی اللہ صاحب کا نام
منکر کیوں بدکتے ہو۔

ہاں یہ تو سب کی بدستی ہے کہ فقہ حنفی کی متعیر کتاب اور محدثان میں ہے کہ التیاس
میں عرض سلام الشاؤ کرو نہ کہ جکا اید یعنی یہ سمجھو کہ اس وقت خارجہ نہ یکمال عزاد
و اگر ام و دیار رسالت میں سلام عرض کر رہے ہو۔

اب بولو کہ اے فقہو! تم بھی شرک ساری دنیا شرک اسلام کا ہر مسئلہ شرک جو
تعلیم رسول کریم علیہ السلام کے سبب شرک قائل ہو اللہ ان کو فکروں۔

اس لیے پناہ دار و گیر کو دیکھ کر قید یاں تو سب کو اب کافی کو غری کے اندر میرے میں
یہ دور کی سوچی ہے کہ "نہ یزیر" قصہ معراج کو بوقت احباب (جاسنے کیا چیز)

پر ہے کے خیال کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور پھر اسے ضروریات دین اور دنیا
یوں جان لو کہ کون سی چیزیں کہ عقائد کے اقسام سے ضروریات دین میں یا

اعمال کے خیر ال حیالتوں سے قطع نظر اب جناب سو فی جو علی سنا ہے اسی فرما
کہ ائمہ و فقہاء تو ذکر پاک و تعصبات صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت

التمیحات میں کیا کچھ بیان فرما رہے ہیں تو انچا سوالی کا جواب کیا ہوا؟ اچھا یہ ہے کہ
مطرح التماسات میں مذکور ہے اگر قصہ پاک ذکر کیا نماز اگرچہ ناقص مگر ہوگی اس طرح

لا ریب کہ جن نے قصہ پاک کی نہایت سے نماز کو حلال دیا اوس کو خدا اور خدا
حاصل ہوئی۔ ہاں وہ جو اس پاک قصہ کو گاتے گاتے کے خیال میں ٹوٹتا

جاسنے سے بدتر کہتا ہے حتی دھت لوی انجی وہ قطعی کفری قول بولتا ہے
اور جو اس کفر کو ٹھیکہ جتنا ہے تاویلات کر کے کی راہ ڈھونڈتا ہے اوس کو حق ثابت

کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے جیسا کہ آپ اسی نے تقریباً دو سال پہلے

مقابلہ المینت، جماعت آخر تھے بیشک بیشک اسی قائل کیساتھ ہے اور یہی اصل موضوع بحث ہے جس سے اٹھان گھائی دکھانا آپ کہتے تھے کہ سخت پیمانی پر (نوٹ) واقعہ سراج کو قصہ لکھنا سخت پیمانی و جمالت ہے۔

قول ہے جناب سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم للعیب ہے عالم للعیب کہنا ضروریات دین سے ہے کیا نہیں

اقول متوقفہ ثنائی و توقیفہ اجل و علی جناب مولیٰ محمد علی صاحب الزمان کہتے تھے کہ ایسا کرو فریب کے شوشے آپ نہیں چلتے رہتے ہیں۔ شیران حق

کیساتھ ایسی رویا ہی کے جل دکھانا اور ایسی مکاری پیش کرنا جو بظاہر فخر و زبر ہو اس کو زیر کرنا ہے۔ بہتری اس میں تھی کہ مناظرہ بھلا گل پور کو یاد کر کے آؤ

چپ اور پوشیدہ۔ بیٹھتے کہ اس جماعت کی ٹہری سی ٹہری کوٹھی کو لوگ قبرستان کہتے معلوم ہوتا کہ قید خانہ تو ہنگا ہر گرفتار سلی چڑا دیا گیا۔ کہتے کہ لوگو! ہر سن

مناظرہ سے آج تک تو تو نہ زبان پر جاری ہے۔ غیر اس سے پہلے تو زبانی جو چاہا

بگدیا اب جنم کا ٹیکا بخیر پری جمالت قابل شرم ہے۔ ولکن الہا بیتہ قوم لایستحقین میں یہ نہیں کہتا کہ سردار کو سردار یا خداوند عالم کے بعد کیا دہر گشتا ہے

کہ گراہوں نے اہل حق کے مقابل اس سے زیادہ بدحواسی دکھائی ہے۔

کہنا یہ ہے کہ مسدک غلم غیب البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگرچہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا جس سے انکار کی کسی میں جرات ہوتی۔ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا مسلمان جانتا

ہے کہ حضور نے قبر و حشر کے حالات برزخ کے تمام واقعات جو کچھ بیان فرمائے سب غیبی کی باتیں ہیں کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو ایمان بالغیب کا حکم دیا گیا ہے اور ایمان کا مرتبہ علم کے بعد ہے مگر ایک دشمن اسلام کو ان کھلی ہوئی باتوں پر تو جو کرنا کیا ضرور کہ من بعد یجعل اللہ لہ نوراً فیما یرید۔

و معلوم ہو جی امام اہل البیت اس مسئلہ میں یوں ریز کر رہے ہیں کہ پھر خواہ اول
 پہنچے کہ یہ بات اول کو اپنی ذات سے ہے خواہ اس کے دینے سے غرض اس
 عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے و تقویۃ الایمان صلبا سوا اللہ اس آ
 کو دیکھو کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا
 سے ملے جب یہی شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت غیر خدا کیلئے ثابت کرنا ہے
 (و کا ہو مشہور دنیا بینہما) تو اس کے طور پر اللہ تعالیٰ کا علم بھی کسی کی عطا سے
 ہے جب تو دوسرے کیلئے عطائی ماننا شرک ہوا۔

سرکار رسالت کی عبادت میں دربار الوہیت کو بھی نہ چھوڑا یہ ہے ما قد مر
 اللہ حق قدوس۔ جب علماء راہبانت و جماعت نے اس خیانت کی خبر لی تو
 طائفہ نے واقعات جزئیہ احادیث سے تلاش کر کے لقمہ حق پر حکم لگا دیا۔ کہ
 فلاں بابت کا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم تھا۔ آیات قرآنیہ
 میں سے چند آیتیں جنہیں علم غیب الہی جل علی کا ذکر ہے دیکھیں اور دوسری آیتوں
 جنہیں علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والسلام کا بیان ہے آنکھیں بند کر لیں خوارج کثیر
 ان الحجکم الا اللہ حکم نہیں سوا اللہ کے لئے اس کی تلمذ کی اور آیہ مبارکہ فاعبوا

اللہ حالانکہ کتب عقائد میں ہے کہ لا عبودۃ الا لہ فی باب الاعتقادات یا خصوص جب کہ
 ضرور کے خلاف جو خود انبیاء و عقائد میں نفس نفسی کا مطالبہ کرتا ہے مگر یہ سب کچھ دربار رسالت
 کے لئے شیطان کے لئے اور نہیں حدیث کافی ہے اور تو میں دربار رسالت کے لئے حدیث احادیث
 مفید ظن وہ ہی پر بنائے ظن فاسد باوجود اسکے ہی لفظ نفس قلبی ہو نیکی نام جون کے لئے کافی ہے۔
 جب دیکھو غلط صحیح حدیث نہ کہ قرآن کا رد کرتے رہتے ہیں ۱۰

محدث بعض مروجہ فقہی اس سوانح خوارج کی تائید میں کہتے ہیں کہ صلی علی کریم اللہ تعالیٰ و آلہ کریم
 نے خوارج کا ثبوت زبردست تھا کہ وہ لکھتے ہیں کہ آیت میں حکم دینی مراد ہے اور دوسری میں دنیوی
 ابن تائہ میں کہ مذکور ایک اپنے مطلب کے وقت عبادت و معاشرت و کتب کو دین کی کہ علم نہیں اور
 سید علیہ شرک کا غیوئی و یا اجوا تو اشراک فی امتداد بھی ذکر فرماتا۔ دیکھو تقویۃ الایمان

حکیمان، علماء و حکماء میں اچھا ایک حکم مرد کی طرف سے بھیجوا اور ایک حکم عورت
 کی طرف سے اسکا تذکرہ بھی نہ کیا۔ قرآن کریم میں بیسوں جگہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے
 اپنے صفات بیان فرمائے اور پھر انہی عطا سے اپنے بندوں کے لئے بھی ثابت
 فرمایا۔ مگر ان ایکہ آنکھ والوں نے ایک کو مانا دوسرے سے شے انکار کیا۔ انہوں نے بعض
 انکتاب و تذکرہ میں بعض - ان اگلے پچھلے و ہمارے دیوبندیہ کا دتیرہ تیرہ ہی ہے
 اس رعایت کو علما سے اہلسنت و جماعت و امت برکاتہم نے دیکھکر عقیدہ حق کی
 تشریح فرمائی کہ عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ السلام و التوحید و التبلیغ کے دو جز ہیں ایک یہ کہ
 آپ کو علم غیب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے بغیر تعین مقدار کے اسنا ضروریات دین
 سے ہے اسکا منکر کافر ہے دوسرا جز علم ماکان و مایکون ہے کہ گمراہوں نے عرض
 توہم کے سبب اس سے سخت انکار کیا ہے اور یہاں تک جرات کی ہے کہ اللہ
 بلوں کے علم کو نص سے ثابت مانکر حضور اقدس اعلم الخلائق علیہ السلام تعالیٰ علیہ السلام
 کے علم کو اس بلوں کے علم سے گھٹایا اور صاف کہہ دیا کہ شیطان و ملکہ الموت کو یہ
 وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی
 ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک مشرک ثابت کرتا ہے (براہین نامہ)
 اس خیانت کو دیکھئے کہ شیطان کیلئے صرف نص ہونا کافی ہے اور فخر عالم صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے نص قطعی کی ضرورت ہے اور اس کفر کو ملاحظہ فرمائے کہ
 شیطان کیلئے وسعت علم ماننا ثابت ہے اور فخر عالم کیلئے وسعت ماننا تو
 شرک ہے۔ حالانکہ جو وسعت غیر خدا کیلئے ماننا شرک ہے وہ ہر ملک شرک ہے۔
 خواہ وہ غیر کوئی ہو۔ تو اس کے علو پر شیطان شریک الہیہیت ہے۔ یا دوسرے
 کہ تنقید نشان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حشر گستاخی دربار الہی

جہل و علی تک پہنچا ہے اسی لئے علماء و حرمین طبعین نے اس قائل پر
 کھر کا فتویٰ دیا کہ ہزار جہل کھینچا ہے مگر سید دہبہ اور داغ نہیں چھوٹا المہند میں
 بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ارتداد و کافرا ہو بجائے اس کے کہ رک رک کر ہنسی مگر
 سخن سازی کرتا اس پر زور دیا کہ بیشک علم نبی کریم علیہ التحیۃ و التسلیم عالم شیطان سے
 کم ہے و انبیاء باللہ تعالیٰ منہ اور اپنے نزدیک علم رسول گھٹائے کیلئے معلومات
 کی خرابی سے استدلال کیا دھن ہے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ کیر سے
 ٹکڑے اور گندی چیزوں کا علم ابلیس ہی کیلئے مناسب ہے۔ حضور کے علوم شریفہ
 کی شرافت کا تقاضا ہے کہ ان چیزوں کا علم آپ کو نہ ہو۔ اس نادان نے لکھ تو دیا
 اور اتنا سوچھا کہ اس دلیل ذیل کی بدولت تجربہ کو علم الہی سے علم ابلیس کو بڑھانا
 بڑھکا کہ علم الہی اس کی صفت ہے جسکی پاکی و شرافت تو غیر خدا کے علوم ہی بہت
 بڑھی ہوئی ہے لہذا گندے معارف سے وہ بھی باہل ٹھہرا رہا ہے ماقولہ
 اللہ حق قدرہ۔ سبحان الذی عایش کون۔

اس ناسمجھ کو تو اتنا بھی نہیں معلوم ہے کہ شے ذیل کا علم ذیل نہیں ہوتا۔ علم
 کسی شے کا ہوا چھپا ہی ہے۔ کیا نہیں سمجھنا کہ علم شے بہ از جہل شے۔ کیا کسی انسان
 کیلئے باعث فضیلت نہیں کہ تحقیقات اطباء و تدقیقات فلاسفہ و تحقیقات اہل
 اور با و احساسات، حیوانات و غفیات اسرار کائنات و واقعات جمیع موجودات
 و ممالک کرہ ارضی و سموات کو جانتا پہچانتا ہے ہر اہل اس کو مدح کیسکا بستر
 اینٹھک ہوا نہ لگی ہو۔

اب وہ بے علم دیکھے کہ جن معلومات کا اس نے تذکرہ کیا ہے وہ انہیں
 کلیات مدح میں داخل ہیں یا نہیں اور وہ اسی مدح کو ابلیس کے لئے مانکر

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کمال کی نفی کر کے انہیں کو شرکیت پہنچا
تیار کر کا فر پیدا نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔

اس آیت ٹھہری ہے تو عداوت رسول میں یہاں تک بکدیا کہ "شیخ عبدالحق ترقا
کرتے ہیں کہ جبکہ دیوار کے پیچھے کام ہی علم نہیں" (براہین قاطعہ ص ۱۷) اول تو اس
مدعی علم کو روایت و حکایت کی تیس نہیں۔ پھر اس ڈھٹائی کو دیکھئے کہ شیخ محقق
دیوبند رحمہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں: "بجائے اشکال ہی اگرچہ کہ در بعض روایات آمدہ
است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بندہ ام عبد اللہ امیچہ و پس این
دیوار است جو پیش آفت کر این سخن اصل ندارد و روایت بدل صحیح
نشدہ۔ کیوں ہی کچھ آنکھیں کھلیں شیخ محقق جسکو بے اصل فرماتے ہیں جیانی
کا براہوتہ آنکھ سے آنکھ ملا کر اویسی کو اول کے سر ٹھوسے ہو۔ در حقیقت بعض

رسول نے دیوبندوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اسب ہے کسی و ہانی
دیوبندی آیت ٹھہری گنگوہی تھا تو ہی نا تو توئی مونگیری اسکو لی جنگلی
آبجانی دایہ نہانی میں کچھ کچھ دیکھ کر اس افتراء کا جواب دے سکے۔ اور
عبادت خبیثہ براہین قاطعہ کو مالک انہیں کو شرکیت الوہیت اور اس کے علم کو علم
رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے زیادہ نہ ہونا ثابت کر دے اور جب نہیں تو رسول
پر افتراء اس قدر پھیر مہر سے بڑھ کر اللہ و رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے دربار کی گستاخی کر کے اب سخن سازی سے کیا کام چلے گا۔

تسبیح الریاض میں ہے: "قال فلان اسلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں کون کون، علم کہ ہدایت کی حقیقت میں داخل ہے حق تعالیٰ اپنے محبوب کے لیے فرماتا۔
یعنی کہ صالحہ مکمل نوا تعلیموں میں تم کو وہ سکھاتے ہیں جسکو تم نہیں جانتے تھے ۱۱

عبدی کہ بعض رسول اور جب تو میں رسول ایک ہی اور جبک الشیخ نے بھی و بعد میں مشہور ہے ۱۲

یہ جان بوجھ کر کہ کوئی مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم کل مغیبات
 نہیں جانتا کہتا ہے کہ جب حضور عالم کل غیب نہیں بلکہ بیان بعض علوم غیبیہ
 مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ وہ یہ کہ صاف ظاہر ہے فضیلت علم کہ بزرگ
 کرامات نبوت سے اوہیں نبی کریم علیہ السلام کی تخصیص نہیں ماننا۔
 مگر دشمنی کی آگ ابھی نہیں بجھی کہتا ہے "ایسا علم غیب زید و عمر کو حاصل
 ہے" اب یہی تسکین نہ ہوئی کہ بعض زید و عمر بہت بڑے بچے ہوتے ہیں۔
 کہتا ہے "بلکہ ہر حبشی و چمنوں کو حاصل ہے" ابھی تک دل ٹھنڈا نہ ہوا کہ
 بعض حبشی اپنی زیرک سے بہت کچھ جان لیتے ہیں۔ بعض پاگل بڑے لکیر دیا
 ہر بات میں کہتا ہے بلکہ جمیع حیرات و بہائم کہنے سے ہی حاصل ہوتے۔
 واللہ عالم غیب نبی کریم علیہ السلام سے تو ایسا شدید انکار اور جب
 تنقیص تو ہرین و ہر رسالت پر آگئے تو لگدھے سر تک کیلئے علم غیب کو بیان
 لیا لیسۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعض پاگل
 کہہ اڑتے ہیں کہ بیان بعض علوم کو علم رسول سے تشبیہی ہے نہ علوم بہائم و غیر
 گو۔ ان کم نمروں کو کون سمجھائے کہ بعض علوم کلی ہے جبکہ ایک فرد علم رسول ہے نہ
 کلی کو فرد سے تشبیہ دینا ویلویہ کی منطق ہے الا انسان کن بد آپ کی بولی ہے
 ہاں بعضیت علوم وجہ تشبیہ ہے مگر شبہ اور شبہ بہ وہی علم رسول و علم
 حیوان نہیں و بہائم ہے

پھر اگر اللہ عز و جل کے مخلوق بیان کچھ نہیں لکھتا ہے کہ خود کھانا پانی نے اپنی رسالیا
 بہا الدنیا میں اس کفر کی رجحانی کردی اور بہت کچھ کفریات کہنے لگا (وہ کچھ
 کہہ کر پھانچا کہ کائنات و احوال و علل کو ۱۲ حصہ اور ذرا علم کی تعریف کی جائے کہ جس کے سبب کچھ
 نہیں کہہ سکتے اور کچھ سبب ہی بہا الدنیا و مخلوق خضر و ... کہہ سکتے۔ ۱۲)

و تعاقبات المنان اور اذخالی المنان) یہاں تو میں ایک مختصر سی بات عرض کروں
 کہ حفظ الایمان میں عقیدہ علم غیب کی بحث ہے اور علم غیب جس کے لئے
 ثابت کیا وہ یہی بطور عقیدہ ہے اور جس سے نفی کی وہ یہی بطور عقیدہ ہے تو
 علم غیب بہائم و حیوانات نہ و پایوں دیوبندیوں کا عقیدہ ہے۔ اور ثبوت
 عقیدہ کیلئے کیا جا رہا ہے؟ ابھی سن چکے کہ انبیٹھوی انص قطعی مانگتا ہے۔ خود
 گنگوہی جی و انبیٹھوی جی تصریح کرتے ہیں کہ ”عقائد مثالی قیاسی نہیں
 کر قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی میں قطعیت سے ثابت ہو
 ہیں کہ خبر واحد ہی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات
 ہو کہ قطعیات سے اس کو ثابت کر سکیں۔“

اب ہے کسی تھانوی و پانی دیوبندی انبیٹھوی مونگیری کو ہی جنگلی دیوانی
 میں کچھ برت و جھگڑا سو نہ اور ہمیش کا علم غیب انص قطعی سے ثابت کر دے۔ اور
 جب نہیں اور یقیناً نہیں تو جیسے حیوانات و بہائم کا انص خاص تحقیق شان رسالت
 ہی کیلئے تو دہر گھٹا ہے اے اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 غرض ان مرتدین کے نزدیک ابلیس ملعون کو علم غیب حاصل ہے بلکہ گد ہے
 سور تک کیلئے یہ عقیدہ ثابت مگر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک ہے
 ”قل لعلہ اللہ الی یونکون۔“

جب علماء اہل سنت و امت بروکاتہم کی اس بے پناہ دار و گیر سے بچاؤ کی صورت
 نہ نکلی تو اسیران کفر و ارتداد کو مکر کی سوجھی اور فریب دینے کے لئے فقہائے کرام

۷۷۷ اسے ایسے حدیث احاد اگرچہ خلاف انص قطعیہ نہ ہو پھر بھی غیر معتد بلکہ ناقابل التفات ہے
 اور جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمال کی نفی منظور ہوئی تو احادیث احاد سے تقویت الایمان بخبر و
 بلکہ مکر بہت حکمت چوڑی اور مٹا کھدیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کبھی علم نہیں ۱۲۰

کے اس ارشاد سے استدلال کیا کہ جس نے نکاح کی وقت شاہدین بجائے انسان
حاضر کے بعد رسول جل و علی و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاہد بنایا وہ کافر ہے۔
کہنے لگے اگر رسول کریم علیہ التحۃ والتسلیم کو علم ماکان و مایکون ہوتا تو اس گواہ بنائی
کفر کیوں لازم آتا۔ ان مدعیان علم و اجتہاد کے اس استدلال پر اہل علم و عقل حقیقہ
منصفانہ کریں بجائے۔ بھلا بتائے کہ اگر اس وجہ سے کہ شریعت مطہرہ نہ ہو مجلس
نکاح میں شاہدین کا حضور ظاہری اور اپنے جنس سے ہونا ضروری فرمایا ہے اور
اگر اس حکم کی نافرمانی کر کے اللہ تعالیٰ کو اور رسول کریم علیہ التحۃ والتسلیم کو گھسیٹے
شاہد بنایا اور دوسرے اس کے سبب بعض فقہاء کرام نے کفر کا فتویٰ دیا تو اس میں
عقیدہ علم غیب نبی کریم علیہ التحۃ والتسلیم کا کفر ہونا کہاں سے نکلا۔ کیا وہابی یہ
بھی کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو عالم السبب کہتا ہے کفر ہے کیونکہ مجلس نکاح میں جو آدمی
شاہد قرار دے اس کو فقہا نے کافر لکھا ہے ع بریں عقل و دانش بیاید گریست ع
حال ایمان کا مقام ہے پر جانے دو

میں نے نا حق تعجب کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا چاہل بالفعل ہونا اکمیل و ملوی
ظاہر کر چکا ہے کہتا ہے ”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہو
جان لیجئے اللہ صاحب کل ہی شان ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب
کو جب چاہے جان لے ابھی سب غیب نہیں جانتا کہ اگر سب کو جانتا ہوتا تو اس
کے کیا سنی کہ ”جب چاہے جان لیجئے“۔ سب اس لئے کہ گستاخی و بار بار

سہ اور نیم بھی یاد ہے الضیاع علی خلاف المہجور میں و جن فی اللہ جامع ہر رکے
خلاف نبوی دینا جمل سے اور جامع کو جان کر وانا ہے ۱۲

عقیدہ قال اللہ تعالیٰ ما یخزن اللہ صاحبہ ولا ولہا جب اللہ تعالیٰ کے لئے صاحبہ ہیں
تر صاحب اس کو لکھنا سخت ہر کی سیدہ

کا نتیجہ تو یقیناً دربار الوہیت ہے۔ جبکہ وہابیوں نے دیکھا کہ اس طرح ہی کام نہیں چلتا تو آج یہ سوچ بھی ہے کہ جناب سیدنا عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باوجود اس کے کہ خداوند عالم عالم الغیب ہے عالم الغیب کی ضروریات دین سے جو باہر نہیں

وہابیوں! سنو اور گوش ہوتی سے سنو! جس سے تم محروم ہو کہ لاریب اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے اور بیشک اس نے رسول کریم علیہ التوحید والتسلیم کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے۔ البتہ اگر سوال کا شمار یہ ہے کہ لفظ عالم الغیب کا رسول کریم علیہ التوحید والتسلیم پر شریعت نے اطلاق کیا ہے یا نہیں اس کے متعلق بارہا کہا گیا کہ نہیں مگر اس سے بھول نہیں کیا تم کو نہیں معلوم کہ شریعت میں حصول شے اور چیز ہے اور اطلاق لفظ اور چیز ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا وَلِلّٰہِ الغَیْبُ

وَلِرَسُولِہٖ وَلِلّٰہِ مبینٌ وَلَکُمُ الْمُنَاقِہُتِینَ لَا یَعْلَمُونَ السِّرَّی کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمان والوں کے لئے لیکن منافق لوگ نادان ہیں جبکہ قرآن کریم نے عزت و جلالت حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیان فرمایا۔ باوجود اس کے غیر خدا کیسا تہ لفظ عزوجل کا اطلاق شریعت نے نہیں کیا کیونکہ لفظ عالم الغیب ہوا لفظ عزوجل ہوا اللہ تعالیٰ کے عرفا کسی کے ساتھ نہیں مستعمل ہے لہذا ان لفظوں کو شرعاً ایک خصوصیت اللہ تعالیٰ سے حاصل ہے۔

ابھی نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلِیْمُ الْقُرْاٰنِ مَن مَّن سَکَّنَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کُو۔ باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کو محکم القرآن کہنا منع ہے کہ یہ تو

علم یہ منطبق نہیں ہے شریعت ہے۔ نہ کہ وہ کہ سیدنا حاصل تو مشن صداقی اور اگر منطبق بحث نظر ہے اور شریعت کا لحاظ نہیں ہے تو عالم الغیب کا اعتبار منطبق اطلاق ہی منع ہے۔

میں حاجی کو عرفا کہتے ہیں۔ اسی مسئلہ علم غیب کو اور بتاؤ لفظ علامت میں علم کا لکنا
 نہایت ہے پھر ہی اللہ تعالیٰ کو علامت الغیب کہنا ناجائز ہے تو کیا اس کا یہ مطلب ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کو علم غیب ہی نہیں ہے۔ کچھ تو اہل علم سے ایسی باتیں کرتے شرم آجایا
 کرتے مگر اسے توبہ شرم کہاں۔

کیوں جیسا کا لگاؤ جی کو لگن جیسا پاش ہر جہ خواہی کن

سچ فرمایا ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذالہ تسبیح فاضلہ و ما شئت و زادہ صلوات
 حق ابی ہر پرتو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ نبی کریم علیہ السلام
 والتسلیم کو علم غیب حاصل ہے یا نہیں ہے تو اس کے تعلق بارگاہ کیا گیا کہ ہاں
 ہاں بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے جو کہ
 کہ کسی ایک غیب کا بھی آپ کو علم نہ تھا وہ کافر ہے۔ رہا یہ امر کہ کتنا حاصل ہے ۹ دلائل
 قویہ دہرا میں ششمرعیہ سے ثابت ہے کہ آپ کو علم باکان و مایکون حاصل ہے۔
 اس کو شرک و کفر کہنا ضلالت ہے۔ قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے۔
 عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اراد فی من رسول ترجمہ اللہ تعالیٰ
 عالم الغیب ہے تو نہیں مسلط فرماتا ہے اپنے غیب پر کسی کو لیکن برگزیدہ رسول کو
 دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان اللہ لیدلعلہ علی الغیب و لکن اللہ یختص من یرسلہ
 من یشاء ترجمہ نہ تھا اللہ کہ مطلع کرے تم کو غیب پر لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے
 رسولوں سے جس کو چاہتا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے و ما یرسل علی الغیب یفصیح ترجمہ
 اور نہیں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر نہیں (یعنی جو پوچھو گے بتاؤں گے)

۵۔ بعض مرجی رضی عنہ جو کہ علم باکان و مایکون مانگتے ہیں مگر ترجمہ بعض ما کان مایکون کرتے ہیں
 اور یمنیوں کے مجرورہ اپنی فعل و محفل زور زبانی سے ما کان و مایکون کو تفسیر ہلکا ٹھراتے ہیں ان
 جاہل کو اتنی فہم نہیں کہ اصولی شریعت میں حاکم علیہ کیسے کا سورہ ہے ۱۲

میان تک تو مقدار سے سکوت ہے اس آگے نہ واسطہ تعالیٰ فرماتا ہے و نیز لفظ
 علیہ السلام کتاب بیاناً فی سنی اوتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان
 ہے دوسری جگہ فرماتا ہے ما کان حدیثاً شتوی ولكن تصدیق الذی بین یدہ
 و تفصیل کل شیء ترجمہ قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ انکی کتابوں کی
 تصدیق ہے اور ہر شے کے جدا جدا بیان۔ ایک جگہ فرماتا ہے ما فرطنا فی الکتاب
 من شیء ترجمہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز اوٹھا نہیں۔ اب سنو کہ جبے کا
 مجید ہر شے کا بیان ہے اور وہ بھی روشن پھر وہ ہی مفصل۔ اور نہ ہی
 اہلسنت میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات
 اس بیان کے احاطہ میں داخل ہو کر اور جملہ موجودات کتابت لوح
 محفوظ بھی ہے تو یقیناً یہ بیانات محیطہ اس کے مکمل بات کو بھی بالتفصیل
 شامل ہوئے۔ اب یہ دیکھو کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے کل صغیر و کبیر منظر ترجمہ سب۔ ہر چھوٹی بڑی چیز سب لکھی ہوئی
 ہے دوسری جگہ فرماتا ہے کل شیء اسدینا فی امامہ میں ترجمہ ہر شے ہم نے
 روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے ولا جہا فی ظلمات الارض
 ولا ظلم ولا یابس الا فی کتاب بین ترجمہ کوئی دانا نہیں زمین کی اسیر نہیں
 اور نہ کوئی تر اور نہ خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہے۔
 اور اصول میں میر میں ہو چکا کہ نگہ حیرت میں مفید عموم ہے اور لفظ کل
 تو ایسا عام ہے کہ کسی خاص ہو کر مستثنیٰ ہی نہیں ہوتا اور عام افتادہ
 ہے بعض بھی دہلی کہتے ہیں کہ ان اصول کو ہم نہیں مانتے اہل جہنم نے کچھ اور
 اصول گر پاسے چوں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ ص ۱۲
 عدہ شرعیہ موجبہ کیمیہ کا سورہ ۱۲

اشفاق میں طبعی ہے اور انصاف ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے۔ بے دلیل
شرعی تفصیل و تاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے ایمان اڑ جائے
نہ حدیث اُستاد اگرچہ کہتے ہیں اعلیٰ وجہ کی صحیح پر عدم قرآن کی تفصیل کر سکتے
ہمکاؤں کے حضور متصل ہو جائے گی بلکہ تفصیل میں تراجم نسخ ہے اور
اخبار کا نسخ نامکمل اور تفصیل عقلی و عام کو قطعیت سے نازل نہیں
کرتی نہ اوس کے اعتقاد پر کسی ظنی سے تفصیل ہو سکے۔ تو بخدا تعالیٰ
کہتے ہیں صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو تمام مروجہ روایات و مکتوبات لوح محفوظ و مکات و مایکون کا علم اللہ
تعالیٰ سے عطا فرمایا ہے۔

اور یہ تو ظاہر کہ مذکور کل قرآن پاک اسہ نہ کہ کسی آیت و سورت کی لہذا
قبل نزول تمامی قرآن کریم کے بعض واقعات کا نہ بیان کیا بعض متافقیں کا
پریشہ رہنا یا بعض اخبار علیہم السلام کا تذکرہ نہ ہونا متافی روایات نہ کو رو
نہیں ہے۔

بسیار کسی دہائی و پوسبندی تہانوی انیسویں صدی مہنگیری مروجی
بجھی بخوبی میں کچھ برابرہ نام ہی ہست و جگر کہ کسی آیت یا حدیث مترا
یقین الانفاؤ سے یہ ثابت کر دے کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے ہی حضور کو
فلاں روایت نہیں مسلم تو فان لہم اهلوا دن لہم اهلوا فاعلموا ان اللہ لا یزول

عہدہ آؤن کاظمی کہتے ہیں یہ علم آیت کی تفصیل خود کر دیتے ہیں ۳۳ حصہ درخون ہوا استدلال
کر کے دئے دہری و ہزار ہائی کے لئے ہے ۳۳ حصہ یعنی جب اللہ تعالیٰ فرما چکا کہ واق میں قرآن در ہزار
کتابوں چہ تو یہ تفصیل کے غرض نہیں حقیقت یہ کہ ہر ایک کی مکتوبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اگر صریح ہوئی
تو اللہ یاد رکھیں گے اور ہر جوابی عقل و کلام کو یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے ۳۴

ثبید الخائنین تو اگر ایسا نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گئے تو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ دعا بازوں کے مکرورہ نہیں دیتا۔

الحمد للہ تعالیٰ کہ آیات قرآنیہ سے نہ صرف مطلقاً علم غیب البقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلکہ حضور کیلئے علم ماکان و مایکون ثابت و روشن ہو گیا۔

اگرچہ اب ضرورت نہیں مگر تبرکاً ایک ایک حدیث صحیحین بخاری شریف و مسلم شریف سے نقل کروں صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے تادم فیما البقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفاً و سخر صفاً و اخبرنا عن

بداء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم و اهل النار منازلهم ترجمہ

ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو ابتدا سے آخر تک فرشتوں سے لیکر جنیتوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ چلائے تاکہ

حالت ہم سے بیان فرمادے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ذر البضاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے علی بن ابی سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البقی

وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت المظہر بنون فصلى ثم صعد المنبر فخطبنا

حتى حضرت البقی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی عن سبب انشئنا فاطمة

بما کان و ما ہو کائناتنا اجمعین ترجمہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نماز صبح پڑھا کر منبر پر تشریف لائے لیکن اور خطبہ فرماتے رہے یہاں

تک کہ ظہر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور خطبہ فرما

رہے یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا اور ترک نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور

عشائرمیں دہائی خارجی کہ عقیدہ علم ماکان و مایکون شیعوں کا عقیدہ ہے دیکھیں وہ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ذر البضاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو بیکر صحابہ کرام و ائمہ الہدٰی

دو خود کرام رسالت بلکہ جناب رب العزت کو کیا کہتے ہیں۔ ۱۲۔

خطبہ فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور دن ختم ہو گیا ماکان کی ما
کیوں بتایا ہم میں سے کون زیادہ درست ہے جسے زیادہ یاد رہا۔

اسی مضمون کی حدیث شریفہ بتدیر کے عہد پر کرام سے ترقی شریف میں مروی
حتیٰ کہ شفاء شریف میں فرمایا واما اطلع علیہ من الضیوب عاکات وما یجوز
والاحادیث فی ہذا الباب ہم لا یدرک قعرہ ولا ینفذ غمرہ وھذا فی الضیوب
من جملة معجزاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المعلومۃ علی القطع الواصل
الینا خبرنا علی التواتر ترجمہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلع
و آگاہ تھے غیوب ماکان و ماکون سے اور حدیثیں اس بارے میں دریا
نا پیرا کرتی ہیں اس معجزہ علم غیب کا ہم کو علم قطعی حاصل ہے کہ حدیثیں اس
مضمون کی متواتر ہیں۔

الحمد لله تعالیٰ کہ احادیث شریفہ علیٰ جمیع الصلوٰۃ والتیمۃ جو حدیث
کو پہنچی ہیں اور مفید قطع یقین میں ان سے یہی حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کیلئے علم ماکان و ماکون ثابت و روشن ہے اور کسی نہ مانی
دیوبندی گمشدہ کی ایسی چھوٹی کتاب تو می مونگیری مرحوم کی بھی ہیں اتنی
سکتے نہیں کہ اس کے خلاف کوئی حدیث متواتر یقینی الاقارہ لاسکے و لہذا
ائمہ کرام مثلاً امام تہذیبی و امام عینی و امام نووی و ملا علی قاری شراح حدیث
سے علم ماکان و ماکون کی تصحیح فرمائی رد کیے شرح بخاری و مسلم وغیرہ کیا جو
فرمایا امام محمد اصبہری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

عہد امام تاجی عیاض علیہ رحمۃ الغیاض فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی حدیث متواتر
ہماری پاس ہے جو کافی ثبوت ہے حدیث متواتر کے وجود کے لئے اور تواتر مفید قطع یقین
ہے حتیٰ کہ اس سے قرآن زیادتی ہوتی ہے کیا لا یخفی ۱۲

رہی رحمة اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

گرچہ ہر غیبی خدا مالا نمود
دل ہاں سمت بچو و شمول بود

اس بعض واقعات جزئیہ جہ زمانہ نزول قرآن میں ہوئے اور حضور نے اود ہر کو
نہ فرمائی یا معلوم نہ تھے یا یہ فرماتا کہ آئندہ زمانہ میں فلاں امر کا مجھ سے فتول ہوگا
جو کہ دلیل علم ہے (اولیٰ سے استدلال جنون و جزاف ہے اور فقہاء کرام کے ارشاد کہ
یلا تعلیم الہی حضور کو عالم مضیبات بخشنا کفر ہے اس سے استدلال حماقت نادانی
ہے یا قریباً و سب ایسا ہی تبت بریں ملائی رہنرا آفت بریں برینی۔

سب سے معلوم ہو گیا کہ آیات حضور سے قطعاً یقیناً علم ذاتی و محیط و اذن مراد ہے
کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو بلا تعلیم ہمیشہ سے ہر عالم کا علم نہیں ہے اور آیات
مشتبہ علم غیب الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مراد علم عظمائی ہے کہ رسول کریم
علیہ السلام و انبیاء علیہم السلام الہی علم غیب حاصل ہے۔

تو جواب سوال یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور نبی کریم علیہ السلام عالم
غیب و کثیر اور عالم متغیبات اور عالم ماکان و مایکون ہیں۔

پاں جو عالم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ علم الجیس سے لگتا ہے علوم بہائم
و حیوانات سے تشبیہ دے وہ کافر ہے اور اس کے عقیدہ پر مطلع ہو کر جو اس کو
پیرو ملا و غیرہ سمجھے وہ بھی کافر

اور جناب مولوی محمد علی صاحب اسناخرو پکا فکیور کے ایککا اذن میں سے ہوتا
لا اشرار و ظالم و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العزیز

مے کون نہیں جانتا کہ جب زیر کتب میں ہرل گیا تو اس سے مساں ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو علم تھا
کہ اگر جب معلوم ہوتا تھا کہ کتب کس میں نہیں جانتا۔

خبر - مثلاً لا یفعل الخیر الا هو۔ ۱۲

قولہ اللہ خداوند عالم کو جس طرح ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہیں ایسا ہی جناب کتاب
صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھ سکتے ہیں یا نہیں

اقول: دہندہ آمانی الرسول جناب مولوی میر علی صاحب اذرا دیکھتے تو۔ بھلا
یہی اگر دفریب کے جل کھیلنے تھے اور یوں ہی حرف تشبیہ (ایسا) لانا تھا تو یوں

کہیں نہ نہ جیسا کہ خداوند عالم کو جس طرح سمجھتے ہیں ویسا ہی رسول اکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی سمجھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان اوپر ہندو
برحق واجب الوجود کا سا کہہ سکتا نہیں سمجھتا ہر مسلمان کہہ دے گا کہ نہیں پس انہیں

کہتے کہ ہر جیسا کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ خداوند حاضر و ناظر ہستی بھی نہیں کہتے مگر یاد رہے
کہ اب دنیا سے طائفہ خداوند کے تماشے دیکھ کر خوب سمجھ لیا ہے کہ کوئی چال کام نہ
چلیگی۔ میں اس مضمون کو طول دینا اگر اختصار کا خیال قلم روک لیتا ہے۔ اصل

مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے لیکن اس طرح کہ اوس کا مافوق اللہ
کوئی جسم نہ ہو اور وہ کسی مکان میں نہ ہو نہ زمانہ میں نہ کسی جہت میں نہ ہر جگہ ہر

پرل و ہر پرل کا نہ ہر جگہ انہیں وہم و گمان ایام الطائفہ اپنی کتاب الفیاض الحق
میں لکھتا ہے تنزیہ او تعالیٰ الزمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت

و محاذات از قبیل برعات حقیقیہ است یعنی اوس کے لیے ہر اللہ تعالیٰ زمان
مکان و جہت کا محتاج نہ ہے اور ہم انسانیت و جماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ

عینی مطلق ہے اللہ تعالیٰ کا حاضر و ناظر ہونا باعتبار حضور علم کے ہے اور حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حاضر و ناظر بنایا ہے یہاں پر

حضور مجسمہ کہتا ہے کہ قابل انکار نہیں ہے۔

حافظ الشان امام عالم شیخ علی فی الدین جلی نے اپنی معروف کتاب توفیق
اجل الاسلام والايمان بان سيدنا محمدا صلي الله تعالى عليه وسلم لا يتخلف

مکات و زمان میں خاص اس مسئلہ کو ثابت و روشن فرمایا ہے۔ بخاری
شریعین کی حدیث ہے کہ قبر میں کبیرین چند سوال کرتے ہیں شب و رات تمہارا رب
کون ہے؟ تمہارا والدین کیا ہے؟ تمہارا قول فی ہذا اللہ جل ان کے
بار میں کیا کرتا ہو۔ یہ نہیں سوال ہوتا کہ منہ پر کیا ہے تمہارا ربی کون ہے اور ہذا
اسم اشارہ ہے اور اشارہ الیہ کا موجود فی اخرج ہوتا اوس کے معنی حقیقی ہیں حسب
بلاد و جہ عدل جائز نہیں ہے۔ جس سے ظاہر ہو کہ قبر میں نظارہ جمال با کمال حضور
عالم علیہ السلام کو لایا جاتا ہے اور یہ تو ظاہر کہ ایک وقت میں زمین کے
مخلوق جسموں کے سر دے ہوتے ہیں کہ جن سے ایک ہی وقت میں سوال آتا
ہے جو روشن دلیل حضور کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی ہے۔

قرآن کریم میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے انا رسولک بشاہدا اے محبوب ہم سے
تم کو شاہد بنا کر بھیجا۔ شاہد صیغہ اسم ناقص ہے اس کا مصدر شہادۃ اور شہود
دونوں ہیں اگر شہادۃ سے مانو تو شاہد کے معنی گواہ ہوں گے اور شہادۃ سے
لئے مشافہ ضرور ہے کہ کسی شہادت معتبر نہیں۔ اب شاہد کے معنی ناظر ہوں گے
اور اگر اوس کا مصدر شہود یعنی حضور کے ہے تو اوس کے معنی حاضر ہوں گے۔

اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ ایسی حالت میں ہر معنی معتبر ہے تو آیت غفر
لہ بتایا کہ حضور حاضر و ناظر ہیں حضرت شیخ محقق و بڑی قدس سرہ مجمع البرکات
میں فرماتے ہیں اوستہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براحوال و احوال است مطلع است و بر
مقربان و خاصان و نگاہ مدو مفيض و حاضر و ناظر است نیز رسالہ ہر ذمہ
یہ سلوک ائوب السبل بالتوجہ الی سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے
ہیں۔ با چندین اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت است
ایک کس را درین مسئلہ خلافت نیست کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیۃ

حیات ہے شایہ حیات تو ہم تاویل و تاخیر سے رہا کرتے ہیں اور ہر حال میں حاضر
و ناظر و مطالبان حقیقت راہ متوجہان حضرت راہ مقصود مری "بھرتی" و "بھرتی" و
کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعہ و باقی و مقصود و مری و
حاضر و ناظر و مریہ پر تمام علمائے امت کا اجماع نقل فرمایا الحمد للہ رب العالمین
آیت قرآنیہ و حدیث شریفہ و اجماع امت سے ثابت کہ حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں جس پر جواب سوال یہ ہیں ہی روشنی پڑے گی۔
اب کوئی ان شرک فروش و باہیوں سے کہہ کہ تم اپنے امام و مہدی کی جی کی
تجویدہ الامان جو تمہارا قرآن ہے اس کو مانگو کہو کہ اللہ و رسول جی و علی جی
تعالیٰ علیہ وسلم و جمیع امت مرحومہ سب مشرک ہیں بس سب کے برابر اور ان کو
تم مسلمان چلے ہو سہ ہو جائے اللہ الیٰ یوفی کون
و باہیو یا دیگر کہہ کہ تم کو اپنے مذہب پر نیکیوں جگہ اللہ و رسول جل و علے
و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرک کہنا پڑیگا اور امت مرحومہ کا مشرک ہونا تو تمہارا
اصول مذہب ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شرم یا بیاد خدا و از رسول
قولہ مرویہ سلسلہ حیات میں داخل کرنا شرعاً کیا حکم ہے
اقول مستحباً باللہ تعالیٰ جناب مولوی محمد عسکری صاحب اہل احقر کہے کہ
جو اسی اور علم سے ہے ناکی ہی کیا چیز ہے۔ اس سوال کے متعلق ہی بار بار پوچھا
ہے کہ ضروریات دین سے ہے یا نہیں جبکہ و نقل مختصر سا جواب یہ ہے کہ نہیں
ہے اور نہ صرف یہی بلکہ افضل الاموال یعنی نماز کا یہی ہی حکم ہے کہ ایسا تارک
بھی باوجود شدید ترین فاسق و شرع غائب ہو نیکی کے چارے مذہب حنفی میں
کا فر نہیں ہے کہ کفر و مشرک فروش و باہیوں و دیوبندیوں کا کام ہے۔ یہاں ہے
ظاہر کہ یہ حالت کیا کہ نہ کفری نہ کفار پھر شے ہے اور اتنا دباہیوں کہ کوئی سوچتا ہے

کہ جب نماز جیسی عبادت میں چار ائمہ ہارا اختلاف موجود ہے کہ خیال رسول کو تم
 اوہیں نگاہ سے گدھے کے خیال میں دو بچاؤ سے بدتر کہتے ہو اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو
 جانتے ہو حق سبحانہ و تعالیٰ کو محتاج زمان و مکان و جہاں بالفصل عبودیت کا تصور
 کا بالامکان اصل مانتے ہو اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء مانتے ہو خیال خواہم کہتے ہو اور کہتے ہو اللہ کو برا کہتے ہو
 کہتے ہو بلکہ مدح کرتے ہو۔ علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم اہلسنت سے
 گھٹاتے اور علم حیوانات سے تشبیہ دیتے اور ایسے کہہ کر فریب میں کہتے ہو غرض جب
 عقائد کفریہ کو مانتے ہو تو تم کو کیا حق کا جہل ہے کہ مسلمانوں کے مسائل وہ بھی حل
 نہ اعمال وہ بھی مسئلہ فرعیہ وہ بھی بڑے مسائل کے منسلک صوفیاء معافیہ برائے عرض کرو۔
 کیا کسی یہودی عیسائی کو حق حاصل ہے کہ وہ خدا اور کائنات نماز پر اعتراض کر سکے؟
 وہ یا یہو یا ابنہ یا یہوہے کہ پہلے مسلمان بنو پھر حضرات صوفیاء کہہ کر تم کی تیار دہی
 کر دو کچھ بولو کہ موافق الہام فالاجم پہلے ایمان پھر اعمال کا مرتبہ ہے۔
 یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں کالکھا ایسا سوال کیا کہ اگر تمہیں کہہ کر فریب آجائے
 تو ویو بند ہے مگر تکیہ و بچاؤ چکپور تک میں بکثرت مردوں کے نام گناہ گناہ
 جن کو وہاں بڑی سزا عزیزہ کر کے دارالاسلام میں اشاعت و خلافت کی ہے یہاں
 مذہب کی ہے۔

اور ہاں خوب یاد آ گیا جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند کا حال نہیں سنا کہ جو
 پڑھکر فرنگی تھے ان کی کھوپڑی دوستی تیار ہوئی جس پر دستار کی جھلک ہوئی
 اور پہلے کہ یہاں تو فرید مراد پیر زندہ ہو اس کا سوال ہے یہ سن کر حیرت ہوئی
 کہ فرید زندہ اور پیر الپ نہیں یہ بھی ہو سکتا ہے کیا اوسینوں کا حال نہیں
 جانتے حکمران عبدالعزیز صاحبِ حدیث دیوبند تفسیر غزالی میں حال لایا

تصرفات اویار کرام بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں "اویار بیانی تحصیل
مطلب کیلالت باطن ازانہامی نمایند اور بیانی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ
عنه کہ ایک موقع بیعت پر نہ تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس
کو تلے اوپر رکھ کر باوجود کی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خیال
کی جویت کی اور ظاہر کہ مرودہ برید میں یہی شبہ ہوتا ہے کہ وہ موجود نہیں تو مرید کیسے
ہو سکتا ہے۔ اور اگر شبہ تو رہا ہے آنا چر کر دیا ہے کہ عدم حجاز کی علت عدم نفع
شہر الیہ ہے لیکن جب کوئی مرودہ ہے تو اسے مرید کہنے سے کیا نفع تو اس کو یاد رکھو
کہ معتزلہ مخدولہ یا طائفہ تالفہ و بایہ دیو بند یہ ہزار وچ و تاب کھانے کہ کسی طرح
ایصال ثواب ہر طرح بیعت ہر حال میں ہو کوئی بیعت نہیں اسے جوئی کو نفع پہنچائی
سے باز نہیں آسکتا۔ اشد ملایان و بایہ ہی اپنی پیری نبھانے کیلئے کہیں گے
کہ بیعت ہونا کار ثواب ہو اور اتنا ہم مسلمان ماننے ہیں کہ ایصال ثواب اموات
کے لئے بے شبہ مفید ہے۔ یہ عقیدوں خود ایک مستعمل رسالہ چاہتا ہے۔ جن کا
یہ نظام متحمل نہیں۔

ذرا کتب فقہ حنفی کا کلیہ نظر انداز نہ ہو کہ ان الاصل فی الاشیاء ایاچہ یعنی اصل
ہر چیز میں ایاحت ہے اور ظاہر کہ اس طریقہ بیعت کی کوئی صریح شرح میں وارد
نہیں۔ ومن ادعی غلیبہ البیان تو اس کی اصلی ایاحت حاصل مگر بایہ اپنے
مطلب کے سوا سارے احکام شریعت سے غافل۔

اچھ یہ دعویٰ کہ اسے جواب سوال دینا ہو اگر اس میں ایاحت اصلیہ تو ہے ہی نہیں
نفع میت مسلم اخر ہے یہ خیالی اتباع سنت اور یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ازا قابل مضحکہ امر یہ ہے کہ سوال میں لفظ بیعت لکھا ہے جس کے سبب ہر
چیز ہی کہنا پڑا درہ حقیقت امر یہ ہے کہ یہ تسلط شیخ اگر کوئی مرید ہوئے مگر کیا

عقد حدیث میں فرمایا کہ ان طاع منکاحہ ان یضع حاکم فلیست حدیث جواز کہ سال کو بیعت ہو کر یا شکر تو بیعت ہو کر یا

اور اوس کے وارث جائز نے کسی شیخ وقت سے عرض کیا کہ اوس کو سلسلہ میں قبول فرمائیے۔ شیخ نے اوس کی روح کو خواب فائزہ بخشنا اور فرمایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ برکات و نعمات سلسلہ سے زید کو محروم نہ رکھے تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ تجربہ اس کے مفید ہونے پر شاہد ہے اس مضمون کو لطائف اشرفیہ یعنی مجموعہ ملفوظات حقیر غوثہ العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید شریچا نگیر سنانی رومی اللہ تعالیٰ عنہ وارضا و عنی میں بیان فرمایا ہے۔ ان نا سچوں کی سمجھ میں اولیاء کبار کے ارشادات جو در ایک زبردست حجت ہیں کیسے آ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات طیبات ہیں کوئی گندہ خواب نہیں ہے کہ جب چاہا دیکھ لیا اور کیا بتاؤں کہ کیا دیکھ لیا یہ نہ کوئی گھڑیلو نہ نہیں ہے کہ جب چاہا کر ٹالا اور کیا بتاؤں کہ کیا کر ٹالا یہ کوئی مسمولی مٹھی بھر چیا نہیں جسکے چبا کر گدا گری کے بجائے درویشی کو بدنام کیا۔ ان باتوں کا سمجھنا رب تبارک و تعالیٰ کا فضل ہے کہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بیونہ تعالیٰ اب ظاہر ہو گیا کہ طریقہ مسلولہ شریعہ محبوب طریقہ مطلوب ہے۔

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا ٹرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی براعتقاد ہی یا سود انجام پر نظر کر کے چنا چوا کر نکال دیا۔ وہ مرید بہت دور جا کر اوس شیخ کا غوغو بخود خلیفہ بن جاو اور پری مریدی مستخرج کر دے اور اپنے اعتقادات فاسدہ کی اشاعت کرے اور زکریا اوس کی غایت ہو تو ہم یقیناً شرعاً منع ہے اور حسب اجلا مریدان و اکملی محبت یا فکھان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسی کو ہی اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو یہ فعل مرید اور زیدہ شیخ لایر نگبہ الا الوہابی السفیہ اسی طرح کوئی نامہ اوس کا مرید ہوا اور بلاناہارت و خلافت خود ہی پیری مریدی شروع کر دی اور اس کے ہمارے عورتوں کی بے حیابہ زنا یعنی شروع کی حتیٰ کہ مرد و

ہاں اگر کوئی کسی شیخ کا ٹرید ہوا پھر شیخ نے مرید کی براعتقاد ہی یا سود انجام پر نظر کر کے چنا چوا کر نکال دیا۔ وہ مرید بہت دور جا کر اوس شیخ کا غوغو بخود خلیفہ بن جاو اور پری مریدی مستخرج کر دے اور اپنے اعتقادات فاسدہ کی اشاعت کرے اور زکریا اوس کی غایت ہو تو ہم یقیناً شرعاً منع ہے اور حسب اجلا مریدان و اکملی محبت یا فکھان شیخ شہادت دیں کہ شیخ نے کسی کو ہی اپنا خلیفہ نہیں بنایا تو یہ فعل مرید اور زیدہ شیخ لایر نگبہ الا الوہابی السفیہ اسی طرح کوئی نامہ اوس کا مرید ہوا اور بلاناہارت و خلافت خود ہی پیری مریدی شروع کر دی اور اس کے ہمارے عورتوں کی بے حیابہ زنا یعنی شروع کی حتیٰ کہ مرد و

کی حاجت سے گھبرائے اور رات دن عورتوں میں اپنا راج پوری طور سے
سمجھ کر راجا بن کر رہا اور ہر وقت اپنے احکام کی پابندیوں سے عورتوں کو
قید و خانہ بندی ڈالے رکھے سر پر تلپا پاؤں کی بانس یا محرم عورتوں سے کرا کے اور
غور بنا رہے تھے وہ چنگی اوردہ ہی آئے کوشین کی چنگی سے پہلے کہ شہزاد
تاریخ سے پہلے تو یہ امر قلعہ اسلام سے جو اس کو بنا کر رکھے شرع شریف سے اوردہ سے
دریخت فرمایا ہے میں احکام شرع محمدی علی صاعیہ الصلوٰۃ والسلام نقل کرتا
گرامی کہ عظیم شہزادوں و لاقوۃ الزبانیہ العلی العظیمہ

تو وہ شہزادہ عبدالرحمن صاحب محمد رشاد دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے جو ارشاد
فرمایا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ السلام کو خدمت اکبر اور سب کچھ کر دیا
اس سے یہ بات ہوئی ہے کہ جناب صفہ دہلوی اوردہ علیہ وسلم کو عقار مشار
رحمان - رزاق و غرہ و غرہ کہا جاتا ہے۔

اقول و باللہ التوفیق و بیدار مہ از مہ التحقيق - جناب دہلوی صاحب علی صاحب
اس سوال کو پڑھئے اور سب سے کہتے ہیں کہ مشہور مشہور یہ ہے کہ
ہیں کیا مہ سے کہل گیا۔

پہلے غلط و رد شرعیہ یا رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہاں سے وہ وہ
کھینچ کر کسی دہائی سے عجیب نہیں ہے یہ بات اس بات پر ہے کہ اگر کوئی
سلمان کہے کہ وہابی دہلوی دہلوی کہ سلمان نہ کہو اور جو کہو اس سے
یہ کہان سے نکلا کہ اس کو جنہم دہلوی مفتی شہید مناظر مستحق و غرہ کہتے
وہابیوں کو کیا اتنا سمجھتا ہے دشوار ہے کہ شہزادہ مستحق یا ہونا مسلمانوں کے لئے
مخصوص ہے جو ہر مذہب اسلام ہی سے محروم ہے اس کو ان کہات سے یاد کرنا
وہا کہ فریستہ دینا ہے اور ناچھی کی دلیل ہے۔

ہاں جو چاہو کھو سے ناظم چوڑی نر و شش منھیار عطار مختار چرو سے متعارف
کاپیر و کار و خورہ سیکنے کی اجازت نکلتی ہے۔
اگرچہ انہی سمجھتے تھے تو حضرت مخدوم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے زیادہ حضرت امام
محمد بصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے گھبرائے ہوئے کہ
اذع ما اذعته اللہ تعالیٰ فی ہذہ۔ واسکے اللہ کے مدد یافتہ جنگ
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ نہ کہ جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ
سلیما و علیہ السلام کو کہتے ہیں یعنی خدا کا بیٹا اور جو چاہو نہت میں بیان کر دے
تا سچ کہہ کر اٹھیں گے کہ اگر خدا کا بیٹا نہ کہیں تو خدا کا نام نہ لیں کفر اور
بیاد خدا کا نام نہ کریں۔ ایسی تافہی پر مبنی کہ خدا کا اولاد والا تو ہے البتہ
الحق الحق۔
وہاں پہلا باد جو اس الہی کو چڑی کے توبہ کی قسم کا کرنا کہ وہی شیخ
عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو سوائے کہ سب کچھ کہنا نہت ہی کریم علیہ
السلام و السلام میں حوائز فرماتے ہیں۔ اے الہی کتاب جہ طلب و اسیج التوبہ میں
فرماتے ہیں کہ "وہی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتائے اساتے صفات الہی متعلق و
مستند ہے۔" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اساتے صفات
الہی کے مظہر ہیں یعنی اس کے ذاتی تو کیا کہتا ہے ہاں ہاں اللہ یعنی واجب وجود
و مہود برحق کے سوا تو راق و غیر سب اساتے صفات الہی حضور کی نسبت میں
باعبار مظہر یہ کہہ سکتا ہے اگرچہ تیرے دل کی عداوت و ریل والی اگرچہ کہ اس
کہنے سے جہنم رسید کر دے۔ یہاں ہی سوخت ہوتا ہے اور وہاں تو بارش ہمیشہ
جعل خسر الدنیا و الآخرة سمجھے تھے کہ بڑی بات نکالی اور معلوم ہوا ہوگا۔
میں کفر پر لعنت خستہ کی۔ مرعہ بڑھ گیا ہوں جوں دوا کی

مترجم نہیں ہے اور اختصار تحریر بد نظر ہے ورنہ اس مترجم کو بہت زیادہ عطا
 سے لکھا اور اس کے کام کے احوال شریف سے ایک ایک صفحہ کے متعلق نقل کرتا
 کہ شامیدی عطا علیہ السلام نے کہا کہ میں رحمت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اما الرزاق فقد کان
 فضلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منصفاً حمیداً لا ینقصہ الینا یعنی سید عالم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم رزاق بھی بنتے۔ اگر اس حصہ میں پر وسعت نظر مطلوب ہو تو
 فقیر کا سالہ کو کہہ دیتا ہوں جو کہ پیر و کیکو کہ بتیرے مسائل فشرعیہ و مبیہ و یونہیہ
 کا قاہر و زاوران کے مذہبی شجرہ و عقائد خبیثہ کی اویں پوری خیر گیری ہے۔
 یہاں پر صرف حضرت شیخ شیوخ علماء الہند کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فی بازارنا تحقق و محدث و ہادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کافی ہے کہ انہیں کے
 ارشاد پر جو اعتراض ہے اور کا اوزن جناب سلفہ خود ہی جواب عطا فرمادیا ہے
 اسی سے کہا تھا کہ التقوا عن فراسۃ المؤمن تانہ منظر منور اللہ۔

قوالہ یہ شفا شریف کی کوئی نسخہ یا کتاب کا یہ مطالبہ ہے کہ ہر نیکو مکان میں حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت مکان کے لئے تشریف رکھتے ہیں۔
 اقول ناقص الحیبہ المصطفیٰ جبل و تہی و سلم علیہ وسلم۔ جناب مولوی محمد علی
 صاحب میرے نزدیک کتاب مستطابہ کو شریف کو کہہ دیا ورنہ شریف کی غلطی
 کو نظر انداز کرنے کا مستحق کرتا ہے۔ غلطیہ حق اسکو کہتے ہیں کہ یا تو مولانا شریف
 حضرات مجہولان بارگاہ الہیہ کو شریف کہنا بدعت و شرک تھا اور یا آج اور
 متعدد کے مجموعہ کو شریف کو کہہ دیا۔ اس سے زیادہ حقیقت حق کیا ہوگی
 اور ہالی یہ سوال برائے جہالت ہے کہ شفا شریف کبھی نظر سے نہیں گذری
 یا برائے و ما میت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعمت شریف
 نے و لیس آگ لگاری۔ اگر جہالت کا اقرار ہو تو سوال کا تیرا برا جائے اور اگر

اور اگر وہایت کا استیصال مطلوب ہو تو اس کی قسمت پر روایا جاسے۔
 اور اس وہایت کو کیا کہیں کہ ناجیجی سے یا جان بوجھ کر مکاری سے ایسا سوال نہ کیا
 گیا ہے کہ آج تک کسی عالم اہلسنت و جماعت نے اس کو نہ بیان کیا نہ لکھا۔
 ہاں بداموا عطا حسد و بغاوت سہا کہیں اس امر کو بیان فرمایا کہ جب کسی مسلمان
 کے خالی مکان میں جاؤ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو۔ اس پر ادب
 کی تعبیر علامہ قاضی عیاض علیہ رحمۃ القیاض نے شفا شریف میں دی ہے اور
 علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے اس کی حشرہ ج میں فرمایا کہ یہ کیوں؟ اس میں
 کہ روح پاک حضور صاحب ہولاک حملۃ الامن و سلامہ علیہ غریبان اللہ کے حضور
 اپنی ربوبی افروزی سے برکت عطا فرمائی ہے۔ سوال میں شفا شریف اور اس کی
 شرح دونوں کے مضمون کے متعلق یہ پوچھا کہ شفا شریف میں پورا مضمون لکھا
 جب شفا شریف میں پورا مضمون نہ لکھا گیا ہے تو ایک کامیابی ہو گئی۔ کہتا
 تو ہوں کہ وہابی کیلئے یہی مناسب تھا کہ صمد یکم بھی بنا دیتا یہ تحریر میں
 جولانی اور اعداد مسائل و ان کی بدولت نامہ نہیں و نادانی کو خواہ مخواہ طشت الزیام
 کر دیا سچ کہتا ہوں اس کے وہابی۔
 کھل گیا سب یہ تراجم غیبی نہ کیا۔ کیوں تو عرصہ کا کھلا چھپ چھپ کر لکھا گیا
 ان سوالوں میں جو جو کہ فریب کے بخوشہ و کھوشہ گئے ہیں وہ تو سب پر زور و
 حرب شری ہیں۔

چنانچہ اب جواب شفا شریف میں فرمایا ہے فاذا دخلتمہ بیوتنا فقل علیٰ اہل البیت
 ترجمہ جب تم گھر میں جاؤ تو ایسوں کو سلام کرو کہ اہل قاضی عیاض شفا شریف
 میں فرماتے ہیں امام اجل عمرو بن دینار شاکر حضرت سیدنا ابو جہش صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام

علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو السلام علی النبی
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 قائد جلیلہ نہیں نسیم الریاض میں ہے حضرت ابو موسیٰ مدنی حضرت محمد
 بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص خدمت اقدس حضور
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر فقیر و تنگی ستاش کے شاکل ہوئے
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادا دینت منن لک فیلمان کاف
 فیہ احد ادا لکین تم سب پر علی شہر اقراراً فی اللہ احد مرآۃ واحدۃ ترجمہ
 جب تو اپنے گھر میں جا کر سلام کر خواہ وہاں کوئی نہ ہو یا نہ ہو پھر مجھے سلام کر پھر
 سورۃ اخلاص شریفہ ایک بار پڑھ۔ اور صاحب نے ایسا ہی کیا اللہ عزوجل نے
 اور ان کو بہت وسیع رزق دیا کہ اس کی خوبیاں اول پر یہ نکلیں۔ یا بھلے میرے
 حاشیوں میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی مسلمان اپنے گھر میں جائے تو حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام کرے بلا علی قاری مستخرج شفا اس کی دلیل
 یونان بیان فرماتے ہیں ای لان زوجہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر آتی
 بیوت اهل الاسلام یعنی یہ اس لئے کہ روح اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 تمام جہان کے ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔
 اور وہابی و یونانی مسلمان نہیں تو اس نعمت سے محروم ہے اسی لئے منکر ہے۔
 کذا الک العذاب و العذاب الاخرة اکبر

قولہ مسائل بالاکیا ضروریات دین سے ہیں
 اقولہ بآیۃ قدائی۔ جواب مذکور محمد علی صاحب۔ مسائل بالاکیا ہیں؟ یہ تو
 آپ کو بھی معلوم ہو گیا۔ ضروریات دین کسے کہتی ہیں؟ یہ بھی بتا دیا۔ اس سوال میں
 کتنی بوجھاسی ہے؟ اس کو ہی سمجھا دیا۔ ہر حال میں کہہ کر کہ فرمائیے؟ یہ بھی

دکھادیا۔ یہ سوالات کسی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں؟ یہ بھی بتا دیا۔ یہ سوالات تو بہت پر تجسس پوری ہیں۔ یہ بھی معلوم کرادیا۔ مسائل جاہل محض ہیں جن کے متعلق یہی عرض کر دیا

۱) آپ استاد گویا ہے کہ آپ اگر خواب لکھتے ہیں مجھ پر کے جائیں اور حضور الہی کی لاج رکھنی منظور ہو تو تو میری کسی دیکھی رنگ پر جو نشتر رکھا گیا ہے اور کو فراموش کر کے کسی معمولی بات کو لے کر اڑنا آپ کی خان کے خلاف ہے نیز قلم اڑے تو پہلے ان سوالات کے جواب دے جس پر یہ بولے

۲) عبارت صراط مستقیم در بارہ تصور رسول کفر یہ بول سکتے ہیں اور کیوں؟
۳) البتہ اہل کو زمان و مکان و حیت سے متفرق و مجاہد عقیدہ اہلسنت و جماعت پہلے یا بدعت حقیقیہ ہے جو اسکو بدعت حقیقیہ کہے وہ اہلسنت سے ہے یا نہیں اور کیوں
۴) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعظم الملائکین آپ مانسے ہیں یا نہیں اور یہ کس درجہ کا عقیدہ ہے اور علوم لازمہ نبوت ہر حق کو حاصل ہے یا نہیں

۵) اعظم لازمہ نبوت کیا کیا ہیں؟ اور اس سے زیادہ کسی نبی کو علم تھا یا نہیں؟
۶) کیا کوئی آیت یا حدیث متواتر یقینی الاقانہ آپ کے یا ان سے حدیث سے ثابت ہو کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک کے حضور کو ملاکان و ملائکین سے غلام کا علم نہ تھا اور یہ تو تباہی ہے

۷) کیا اصحاب حال کے شیطانی یا اراکین کمال کے خاص مصطلحات سلطان سانی نظائر تشابہات و مستعار و مزبور کفریات ہیں کہ جو شیخ جو کچھ چاہے کہہ دے اور بزرگوں کے سر پر ہے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ اسطرح لکھتی ہیں اور
۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یہ ضروریات دین سے ہے تو کیا خاتم النبیین ضروریات دین سے ہے یا اس کے کوئی مستثنیٰ اور

وہ بھی کیا ہیں ؟ اور کیا ہم انہیں بھی آجڑا لایا کو خیال عوام بتائے والا اور حضور کو جابر العبدین
 کہنے والا جیسا کہ آپ کے قائم ناموں کی کافر ہے یا نہیں ؟ اور کیوں ؟
 وہ عبارتیں برائیں قاطعہ حفظ الایمان و بارہ علم ہی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں ہیں
 و بار رسالت کے جرم میں گنہگار ہیں (انیسویں) تھا نوی کافر ہوئے یا نہیں ؟
 اور کیوں ؟
 (انا زید) کہے کر مولوی محمد علی صاحب کو عالم کہنا اگر بقول معنی ہمارے صحیح ہوتا
 دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علم اگر مراد خاصہ
 کے لئے حاصل نہیں) اگر بعض علوم فراہم ہیں تو اس میں مولوی محمد علی صاحب کی
 کیا تحقیق ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر ہی و محزون بلکہ جمیع حیوانات و نباتات کے
 لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر ایک کو کچھ نہ کچھ علم دیا گیا ہے یا کہو کہ شیطان کا علم تو
 نفس سے ثابت ہے مولوی محمد علی صاحب کے علم کے لئے کوئی نص قطعی ہے
 جس سے تمام نفوس کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے تو اس میں آپ کی توہین
 زید سے کی ہے یا نہیں ؟ اور انہیں اور عبارتیں برائیں قاطعہ و حفظ الایمان میں
 کیا فرق ہے ؟ اور یہ بھی ضرور فرمائیے کہ کیا ثبوت جمیع عقائد کے لئے نفس قطعی
 ہی چاہیئے ؟ اگر حدیث شریف یا احادیث کوئی امر ثابت ہوا اور خلاف نفوس من
 قطعین نہ ہو تو اوس کو رد کر دینا چاہیئے ؟ تلک عشرتہ کاملہ
 کہتے تو بوجہوں کہ نسبت و خلافت کے کیا کیا بشرائط ہیں ۔ مگر یہ وہ قائم
 ملے ہو جائیں ۔
 اس تحریر و ابیر میں عجیب تماشا یہ ہے کہ چار فقرے دستخط ہیں مگر قلم و دستبر
 ایک ہی ہاتھ کے کرتھے ہیں ۔ شاید اسی لئے سائنسوں کو سائل لکھا ہے ۔ اس

شما شکی و شکچی پس ایس وقت بڑھ جاتی ہے جبکہ ایک مسکرم ہو گا کہ اس فقیر کے
 پاس دو تین قاصدوں کے ذریعہ ان چھوڑ میں جسے عبد الوہید ثانی نے کہلا
 بھیجا کہ میں اس تحریر سے بالکل ناواقف ہوئی یہ وہاں ہوں گا مگر یہ بغیر
 مجھ سے پوچھے میرا نام خواہ مخواہ لکھ دیا میرے عقائد ایسے نہیں ہیں۔ مجھے
 بالکل بری سمجھا جائے۔ جب سے مجھے اس تحریر کا حال معلوم ہوا سخت صدمہ ہوا
 بہت ممکن ہے کہ دارا اندوہ نے شہر کھاکھوڑ و مقصلاات میں اپنی فہرست
 تیار کرتے وقت جب دیکھا کہ پانچ سے زائد نسخے ملتے تو بالیکی برداری کا
 حساب ٹھیک نہیں ہوتا تھا تو ایک کا زبردستی کی بھرتی سے کام چلایا مگر اس
 نے فوراً استعفا داخل کر دیا اور ابھی بہت ممکن ہے کہ اور بھی اسے متنبہ و اٹل

ہو گیا۔
 اس کا افسوس ہے کہ یہ تحریر وہاں پہنچنے سے آئی ہے تندرہ رشید یہ سے
 ظاہر ہوتا ہے کہ گنگوہی جی نے اس کو خوب پسندایا ہے مگر اس پر رد اتباع
 سنت امام متقبل کیلئے خوفناک ہے اور کلفت یہ ہے کہ جو اب عبد اللہ بنی کے مگر
 مانگتا ہے یا تو اس وقت تک برائی کی امید ہے یا اوس ڈیرہ کو چیلانہ تو یہ مجھ
 رکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم علیہ وسلم
 فقیر فقیر چند تین آج شب حیدر آباد کہ کو بعد شرب خمر ہوئی اور اوسکی ابتداء
 چار سہنہ کو ہوئی تھی۔ چونکہ اس تحریر نے رسالت کی صورت اختیار کی لہذا اس
 کا نام آگاہ مجھ پر چند مسکریں ہو کر رکھا گیا واللہ اعلم اولاً و آخر
 والصلوة والسلام علی من ارسلہ بشیرا و نذیرا و علی آلہ و صحبہ اجمعین
 یرحمکم یا ارحم الراحمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم فقط

عیدک العارسی

فتیویٰ مرآتہ واسیئرز شہ ابوالخامد سید محمد الایضری انجیل
خادم الحدیث الشریف فی الجہادۃ الاشرقیہ اکلانتہ
محضرۃ کچھو جھک المقدسہ (۱) شیعہ فی آباد

جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ ہجری

شعب جمادی الاولیٰ

(بقیہ نام فقیر ضلع جٹا گلپور)

مبہلہ و محامد او مسلمہ

ظاہر ان پویندگی و اسیانی اور انکس این نور سہولتی

۱۲۸۵ھ ہجری

ابھی رسالہ مبارکہ اتمام حجت اور طبع تھا کہ جنس اخبار اور پویندگی کی آغوش چمکی نور و نور و نور
اور طبع فانی کی تہذیب اور شفقت کی شرافت کا نور و نور کی نظر کیا اور اعداد سیادت کا بے شک
ملا طبع ہوا اس تحریر حیات تہذیب و شرافت کی تصویر کا نام رکھا جناب مجرور و جلیوی کے وہ بیت اکی
رستم ہوا۔ مصنف کسی اور پویندگی کی مسوالت کر گیا۔ طبع فانی پویندگی میں لوی حیثیت پر
سے چہلاد حضرت الوہیدہ و دربار رسالت کی پویندگی سنی حضرت علیہ السلام کی گستاخوں
کلم لانی محلی۔ اعلیٰ الحیات اقام المسند و است برکاتہ کو کہ فرزند شہولت و عیال و غیرہ لکھا حضرت
مولانا عبد السلام صاحب جلیوری کو سگ اور مولانا عبد الباقی صاحب کو لکھ و غیرہ گالی کھوج
سوا کر کے دیویندگی شرافت کا ثبوت دیا اور اسے تہذیب و جلیان میں نہ کا لکھ کر لکھ نہ ملا
توفیق ادا لیس برتہ اسی کی اور حضرت محدث کچھو جھو کر رسالہ مبارکہ "نور تیز و جگہ پویندگی"

عہ این رسالہ میں نور و نور کی گودوں اور کھلا و غنی شہادت الیہودیت کے کول اس
کلام و شرافت کا لکھا گیا ہے۔ نہ کہ شرافت کا لکھا گیا ہے۔ نہ کہ شرافت کا لکھا گیا ہے۔
اسی کار و خیر یعنی شہولت یا کچھو جھو لکھی گئی ہے۔

کی بار آورے شاہ مارے توبہ کی جناب مولانا عبد محمد صاحب علی فضل احمد صاحب صیار
 حاجی محمد لعل خان صاحب مولانا ریاست علی خان صاحب مولانا تقی الدین صاحب مولانا مفتی
 ویدار علی صاحب غیظ الدین مولانا عظیم الدین صاحب حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب دارالافت
 و جماعت کو دربار میں بازاری خوش گانیاں استعمال کیں اور ہر کسی سے کادھوئی اور شرافت
 اور این شیر خدا ہونیکا اودھا کیا اور شاہ مالک مولی رب تبارک تعالیٰ نہیں کھانا لیس من اجلک
 ویکھا کہ رنگ نہ مٹا دیکر مسیحت کا اودھا کیا اوس کو بی مالک و بیول سے رو فرمایا خیر علی
 ان دشنام بازوں کی شکایت نہیں کہ

خان اجداد پور و عروسی
 لعل علی محمد صاحب دارالافت و جماعت
 دارے آباد و اجداد اور عروسی عزت

اگر دیہندی وعدہ کر لیں کہ دوبارہ نہ ہوت و حضرت رسالت میں گستاخی نہ کریں گے تو یہ
 بہارت ہو کہ راجدین میں جو چاہیں ہیں کہ ہادی حضرت قرآن مجید جو قبول پر حضور عالم علی السلام
 تعالیٰ علیہ السلام کے یہ ہیں خوب معلوم ہو کہ سہواری جی غریب عظیم العقل بچہ علم و فہم سے
 نادار ہیں یہ کہاں جو صلہ کہ چار سطر ہی لکھیں کہ خرافات پر ہاں یہ ممکن ہے کہ یہ تو سر پر ہاں
 اور شرف اور شرفی گمانی لایا ہوا ہے۔ اسکاں کیا یہ اقبہ ہو کہ در کھٹلی کی شرافت جو
 ویدار شہارہ بھلے لکھنے کا نام سے نامزد ہوئی اور سیف النبی جیسی نایاں گندی تصنیف و تہ
 سوشان ہوئی تو ان دونوں کی کارگرداریوں سے بھول سہواری کو پیدا کیا اور اس کے یہ
 حبیب کو تیار کر لیا پھر امرتسری غیر مقلد نام اعظم ابو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بگو خدا
 رسول جبر و علی و علی اللہ تعالیٰ علیہ السلام کے دربار کا گستاخ راوی کیسا تہ جو از کجاک کا فوری
 ویدار الاحب اس کا گردناری میں شریک ہوا تو سہواری جی کی شرافت اور چمک اور جی یہ لوگ
 باعیش ہونے اور سہواری جی سے ارتداد کر گئی بلکہ سزا اور سر پر لپی تھپہ ہونے۔

سہواری جی کے گناہوں کو جواب کی ہم کو اس پر مذکور ہے کہ ہمارے نزدیک یہ کیوں ہے یہ غیر تم جو
 ہو کہ یہ سہواری جی کے در کھٹلی نور خضائی کی گزریں۔ لیکن سہواری جی کو گیت تیار کر جو سہواری
 پر چڑھا کر اسے میں مگر جی کا برا ہوا ہو کہ اس کا گستاخ راوی کیسا تہ جو از کجاک کا فوری
 اور نامزد ہو گیا۔ اس کو سالہ میں امر یہ ہے کہ اوچک بھانڈیہ تراب جو عرب
 دکھایا جو وہ صورت تیار کیا اس میں دھڑکی کا اور کھانڈیہ کی سبب تم کا فوری نہیں کہتے ؟

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی کفر و البتہ کفر میں فرق ہے اس علم سے یہ ہر کوئی کیا
 سہل ہے کہ کفر کی اور کفر کلامی میں عدم خصوص مطلق کی نسبت ہے اس پر بارہ چاہی سہل
 کیا گیا کہ کفر میں کفر کی کیا چیز ہے۔ جب جبری کا یہ حال ہے تو اس کو کون سوچتا ہے
 کہ اس میں کفر کا الزام ہے اور اس کے کفر کی وجہ سے یہ ہاں کفر کلامی ہو کفر لسانی
 ہو یا کفر کلامی ہو یا کفر لسانی ہو اور یہ جبری کا کلام ہے لیکن اس کو یہ لازم نہیں لیکن اس کو
 حلوہ ہے البتہ جبری میں اس کو کفر کا فرق ہے لسانی اور لسانی لازم نہیں جیسے کفر کا وہ حضرت
 خود فرما کر فرما دینے کے کفر کا فرق ہے اور اس کو کفر لسانی اسلام کے لئے ضروری ہے
 اس کے کفر میں تو کفر و شک کرنا ہی کفر ہے یعنی اعتقاد کفر اگر یہ فقہاء و متکلمین دونوں
 متماثل فرماتے ہیں لیکن اصطلاح میں ہر جگہ جدا گانہ سمجھا جاتا ہے۔ بیشک فقہاء کرام
 کفر لسانی یا کفر لسانی کے ہیں اور جب تک ممکن ہوتا ہے فتویٰ کفر نہیں دیتے مگر کون کفر
 و جبری کفر میں متماثل و غیر لازم کرتا ہے اور لاریب کہ متکلمین اسلام کفر میں احتیاط
 سے ہیں لیکن کون کفر لسانی یا کفر لسانی کے ہیں لیکن عرف عام میں چونکہ کفر کے
 معنی اصطلاح متماثل ہیں کی بنا پر یہ متماثل ہے نہ کفرات خبیثہ یا لوی نقل فرما کر
 انہیں محض فقہاء کی رو سے اس کے کفر میں و شکی ڈالتے ہیں یہ عقیدہ کلام و غیرہ فقہ لازم فرما
 کر اصطلاح فقہاء کے میان فرماتے اور تو امام اہل اسلام پر سنگ شکنہ میں ظاہر فرماتے کہ یہ
 کفر لسانی سے کفر لسانی یا کفر لسانی و کفر لسانی و کفر لسانی یعنی اصطلاح فقہاء کی بنا پر اصطلاح کفر
 تھا اور یہ عقیدہ کلامی کفر لسانی لازم ہوتا۔ لیکن اس کے کفر میں تردد و شک کرنا کفر نہیں۔
 لہذا ہم اس کو کفر لسانی سے زیادہ کفر لسانی درجہ اصطلاح فقہاء سے ناواقف ہو گئے سو اب
 سوائق عرف عام کے حسب اصطلاح متکلمین لگا اور اس کے کفر میں تردد کر سنے والے کو
 ہم کفر لسانی کہتے۔ ان رضائین عالیہ کو ہر لسانی کے دل غصہ کیا مطلب نا سمجھی
 یا دانستہ و دانستہ جنی دکھا نیکو دنیا کو یوں فریب دیتا ہے کہ حضرت امام احمد ملت مدظلہ
 استغیل کو کچا مسلمان اور کفر لسانی کہتے ہیں ان کی سمجھ میں ہے۔ البتہ سمجھ بوجھ کی
 یہ نگاہ و لاجل و لا آراء البتہ العزیز العزیز ہیں سے ظاہر ہو گیا کہ فتاویٰ مبارکہ و جنوریہ
 میں عقائد خبیثہ استغیل کی تفصیل اس بنا پر ہے کہ اس کے کلمات خبیثہ سے ان عقائد
 کا لزوم ہوتا ہے اور میں سے ظاہر ہو گیا کہ فقہاء متکلمین میں یہ اختلاف نہیں ہے۔

سے کہو یہ کافر کہیں اوس کو کافر نہ سمجھو والیکہ وہی کافر کہیں اور شک نہیں ایسے کافر
بچنے کے سبب معاذ اللہ فقہاء کی نزدیک کافر ہو جائیں بلکہ فقہاء اگر اہل اصطلاح میں
مذہب طور پر یا شیعہ یا ائمہ کے وہ تو اجماعاً کافر ہے جولوہ کفر کچھ ہے وہ بھی تجدد
اصطلاح وغیرہ کے جس سے شک نہیں کو انکار نہیں ہے تو ہر کافر کلامی کافر فقیہ ہے لیکن
کافر فقیہ کافر کلامی نہیں ہے اور یہ محض اصطلاح کافر کی ہے نہ کہ کفر و اسلام کا۔
مسلمانوں ایک وہ دن تھو کہ دیوبندیوں کی بیعت کا نام ہی کہ اسمعیل دہلوی کو علماء اہل سنت
نے کافر کہہ دیا اور آج وہی یہ کہتے ہیں کہ دہلوی جی کو کافر کہو لیکن ان یہودیوں سے
اہل سنت کے واسن اعتدال و احتیاط میں وہ یہ نہیں لگ سکتا بظن یہ کہ کافر کلامی
مذہب تو یہی ہے۔ اہل سنت کی وہی رنگ چتر شتر دکھا گیا ہو اوس کی مرعہ ہی دیکھنا اوس
کا تہہ تک نہ لگایا اور یہ کہہ بھاگ نکلتے کہ اگر خدا کو منظور ہے تو بتلا دیں کہ "یہ تو سب کی
مال کٹ گئی دیوبندیت کی گردن اور گئی خون بہ رہا ہے چھینی بہت ہو مگر خدا کے حضور
یہ مانو تو ہی کے لہو اتنا بولے کہ اوس کا کفر تین صفوں میں ہے لہذا اسامہ ہو گیا۔ کیا کہنا؟
ایک کفر اور تینوں ملکر۔۔۔ میں ہضم۔۔۔
مسلمانوں اس قریب کو دیکھو کہ تحذیر الناس میں تین جگہ تین کفر یہ لکھے ہیں جن کو نقل
و کے مسلمانوں کو دکھایا جاتا ہے اور سید ابی قرآن کریم چند جگہوں سے کہیں سبتہ
نہیں سے خبر نقل کر کے مکاری کے جل دکھاتا ہے واللہ لا یصدی کید الھائنین اللہ
سالی دعا بازوں کے مکر کو راہ نہیں دیتا۔
مسلمانوں نے جو کچھ دیکھ لیا ہے وہ پرچہ الحمد للہ کے بعد دوسرے غیر مقلدوں کے بل پر اور
اوس کا مستقل رد و رسالہ مبارکہ یک گز رسد فاختہ ہیناک ہے اوس کے مطالعہ سے ساری
شک کی تلقین کھلتی ہے نیز مطالعہ رسالہ مبارکہ شتا ویدہ دیند بر مکاری دیوبند اسی
کے علاج میں مضید ہے اوس کو دیکھو اور مکاری دیوبند کو سمجھو ہم تو یہاں اس علم
کو دکھانا چاہتے ہیں کہ بھلوں کی طرح عقائد کفریہ دیوبندیہ کو ثابت کرنے کے بجائے
یہ دیوبندیوں نے اس کے خباثت کو تسلیم کر لیا اور ایسا تسلیم کر لیا کہ براہ مکاری خود
یہ خصم کو اوس کا لازم قرار دیتے ہیں جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی لافنی شخص کا مہل جو وہ
کچھ اور نام رکھے "شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دیوبندی کے رفض کی دستاویز" یا

مکمل غیر مقلد کتب و بات مجدد الف ثانی کا محفل جواب دے اور نام رکھے "مجدد الفقاہ" کے غیر مقلد ہی کی دستاویز وغیرہ وغیرہ
 سہسواالی جی اذین و دیانت تو نصیب دشمنان کچھ تو انسانیت کی شرم آجیلا کر گئی
 کیوں حیا کا لگاؤ جی کو کھن سچا یا باس ہر چہ خواہی کن

آخر میں غلبہ جی کی ایک دوسری مثال حاضر کروں کہ حضرت امام اہلسنت وامت پر کلام
 براون اکرام قائم کرتے ہوئے سہسواالی جی صلیب لکھتے ہیں تیجہ دوسوں وغیرہ کہ
 و بدعت بتا کر اپنی چھٹی دہائیت کا سراغ دیں گے "ان خیالات و حسنات کے متعلق
 حضرت امام اہلسنت مظلوم اور جمیع علماء اہلسنت کا کیا مسلک ہے اس کو دنیا جانتی
 ہے یہاں تو یہ قابل دید نظر ہے کہ سہسواالی جی تیجہ دوسوں وغیرہ کے خیالات بدعت
 کہنے والی کو دہائی کہتی ہیں اور خود اسی صفحہ میں تیجہ دوسوں کو رسوم کفار بتاتے ہیں عرض
 خود اہمیل سے لیکر اپنے تک کو دہائی کہتی ہیں یہ ہے اترازی تو ہب کا بہاری تیجہ
 کذلک العذاب والعذاب الآخر کا کبر و الحمد للہ العلی اکبر و الصلوٰۃ والسلام
 علی حبیبہ الابرار علی آلہ و صحبہ خصوصاً علی ساداتنا ابی بکر و عمر و عثمان و علیہ
 والسلام

واللہ تعالیٰ اعلم فقط

احمد بن مولانا اسحاق محمد لعل خان مظلومہ العالی

اطلاع

احباب کے اصرار سے مختصر اردو لکھ دیا گیا۔ اگر ان کی تحریر کا کامل اردو لکھنا
 تو رسالہ مبارکہ "صدائے حق" (مصفیہ مولانا مولوی سید محمود حسن صاحب) کے
 پتہ یہ ہے

جناب بو محمد منیر شاہ صاحب۔ جبل پور۔ صد بازار

ملک متوسط قیمت ۴۴

میں بعض درجہ سے غفلت ہو گئی ہو اس پر اعلان کرنا لازم سمجھا تا میں اس پر مثنوی کا بار نصف چور کر سکوں